https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائلِ درود و سلام

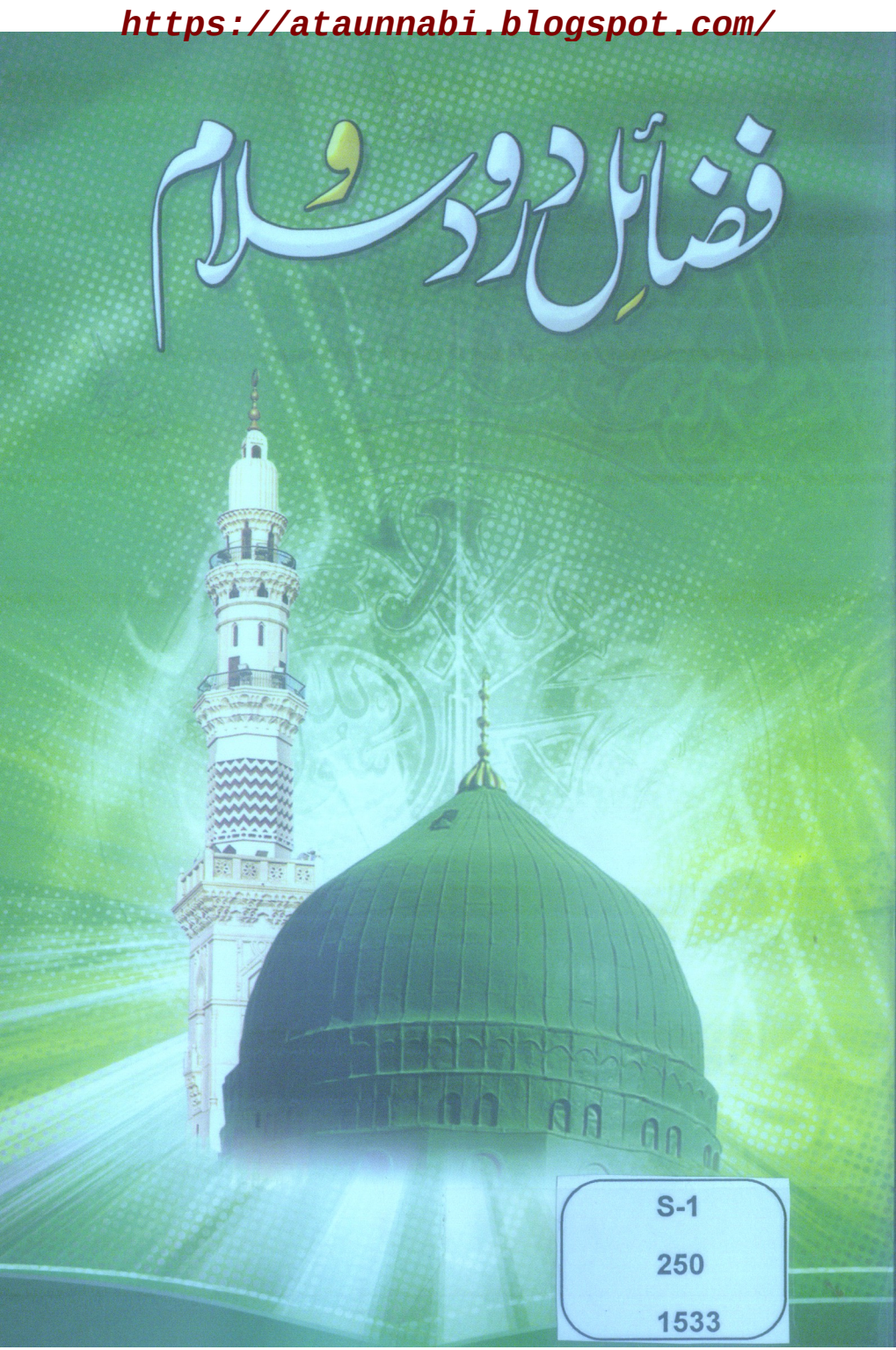

S-1
250
1533

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلَاۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ

فضائل درود و سلام

تالیف

ابو سعید شعبان بن محمد الآثاری الموصلی الشافعی

رحمہ اللّٰہ تعالٰی

المولود ۷۶۵ھ ۔ والمتوفی ۸۲۸ھ

تخریج و تعلیق

احمد سعد الدین عوّامۃ

ترجمہ

محمد ریاض احمد سعیدی

فیض رضا پبلی کیشنز

جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ..... اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلَاۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْر

مؤلف ..... ابو سعید شعبان بن محمد آثاری الموصلی الشافعی

تخریج وتعلیق ..... احمد سعد الدین عوامة

ترجمہ/نظرثانی ..... محمد ریاض احمد سعیدی

ناشر .....

بتعاون ..... قاری ضمیر احمد سعیدی سَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

تاریخ اشاعت ..... دسمبر 2010

صفحات 80

ملنے کے پتے

فیض رضا پبلی کیشنز

جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست ابواب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
(1)	حالات مصنف	9
(2)	مقدمہ مصنف	16
(3)	**پہلا باب**، سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والے کے دوگنا اجر میں	21
(4)	**دوسرا باب** ، سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت میں	27
(5)	**تیسرا باب** ، سیدنا رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے میں	33
(6)	**چوتھا باب** ،سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ آپ کا وسیلہ طلب کرنے میں	37
(7)	**پانچواں باب**،سیدنا رسول اللہ ﷺ کے حضور درود پیش کرنے میں	43
(8)	**چھٹا باب** ، سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے وجوب میں	51
(9)	**ساتواں باب**،سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی کیفیت میں	58
(10)	**آٹھواں باب** ، سیدنا رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے میں	65
(11)	بعض احادیث کے مشکل الفاظ کا بیان	71

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو پرورش فرمانے والا ہے سب جہانوں کا اور افضل صلاۃ اور اکمل واتم سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا پر، آپ کی آل پر اور تمام اصحاب پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد!

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر سیدنا محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا کو ان کی طرف مبعوث فرما کر احسان جتایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ [آل عمران ۳:۱٦٤]

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا ایمان والوں پر جب اس نے ان میں عظمت والا رسول بھیجا ان ہی میں سے، جو تلاوت کرتا ہے ان پر اس کی آیتیں اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

پس رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا کی ذات اطہر اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر بہت بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کے شکرانے کے طور پر ہے: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا سے محبت کرنا، آپ کی ہدایت وسنت کی اتباع کرنا، آپ کو درود وسلام کے نذرانے پیش کرنا اور آپ کی شریعت مطہرہ کی خدمت کرنا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیشک علماء کرام نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ان ابواب میں مختلف انداز میں بہت زیادہ کام کیا ہے پس وہ بہت عظیم ورثہ ہے جسے شمار کرنا ناممکن ہے۔ یہاں تک کہ آپ ایک ایک عالم کی مختلف مقاصد ومطالب کی متعدد کتابیں پائیں گے۔

ان علماء کرام سے اس ضخامت میں مختصر اور اپنے اسلوب وترتیب میں نفع بخش رسالے (اَلْخَیْرُ الْکَثِیْر) کے مؤلف زین الدین شعبان بن محمد الآثاری رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ہیں۔ بے شک انہوں نے اس رسالہ کو آٹھ ابواب پر مرتب فرمایا ہے اور ہر باب کے تحت پانچ حدیثیں منتخب کیں۔ پس سید الانام صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا پر درود وسلام میں چالیس حدیثیں آگئیں۔ یہ ان کی اس سے ایک بڑی کتاب (اَلْفَضْلُ الْكَبِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْر) کا اختصار ہے۔

فاضل ہلال ناجی نے ''خمسة نصوص اسلامية نادرة'' کے عنوان سے ایک جزء لطیف کے ضمن میں اس کتاب (اَلْفَضْلُ الْكَبِيْر) کے ایک جزء کی تخریج کی اور کامل خطی نسخہ پر دسترس نہ ہونے کا عذر کرتے ہوئے اسے مکمل طبع نہ کیا۔ پھر بعض کتب فروشوں نے ان سے اس جزء کے لینے پر جرأت دکھائی اور جس جزء کو استاذ ہلال ناجی نے طبع کیا تھا اس کے مأخذ کی طرف تنبیہ کئے بغیر اس سے کچھ حصہ لے لیا۔

اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو کامل خطی نسخوں کا حصول آسان فرمادیا۔ میں نے ان دونوں سے نیک فال اور برکت کے لئے ایک نسخہ تیار کیا کہ خیر کثیر میرا پہلا عمل ہو جائے۔

میں اللہ عزوجل سے امید کرتا ہوں کہ یہ رسالہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا کی میرے لئے شفاعت کا سبب بن جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اس کے لئے جس نے مجھے حکم فرمایا اور بہت زیادہ فوائد و لطائف کے ساتھ میری تعظیم فرمائی وہ میرے آقا، ولی نعمت، میرے والد گرامی، علامہ، محدث، شیخ محمد عوامہ (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے) ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے، ان کے لئے اور اس کتاب کے پڑھنے والے کے لئے آگ سے پردہ بنائے۔ بیشک وہ خوب سننے والا، قریب اور قبول فرمانے والا ہے۔

بہر حال پہلا مخطوطہ مکتبہ شیخ الاسلام عارف حکمت رحمہ اللہ مدینہ منورہ کا فوٹو ہے اور یہ مجموع دس اوراق میں ۸۰/۳۸٤ کا ضمن ہے۔ خط نسخ کے ساتھ عمدہ منقوط ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں۔ مؤلف کے قریبی زمانے کا ہے جیسا کہ مخطوطہ کی فوٹو میں واضح ہے اور میں نے اس کی طرف حرف 'ا' کے ساتھ اشارہ کیا ہے۔

دوسرا مخطوطہ، ہیئت دار الکتب قاہرہ کا فوٹو ہے۔ یہ مجموع سات اوراق میں برقم ۹۰ حدیث تیمور کا ضمن ہے۔ خط نسخ جید منقوط کے ساتھ ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں۔ جیسا کہ مخطوطہ کی فوٹو میں واضح ہے اور میں نے اس کی طرف حرف 'ب' کے ساتھ اشارہ کیا ہے۔

میری کارکردگی کا خلاصہ:

1۔ مؤلف جس کی طرف حدیث منسوب کرتے ہیں اس شخص سے حدیث کی تخریج۔

2۔ پھر میں تخریج میں اپنے قول ''وَ رَوَاهُ'' کے ساتھ اس حدیث پر کچھ اضافہ کرتا ہوں۔

3۔ میں ترتیب میں پہلے وفات پانے والے کے ذکر کا لحاظ کرتا ہوں سوائے اصحاب سنن اربعہ کے کہ انہیں مشہور پر ترتیب دیتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

4۔ میں نے حدیث پر نقل حکم میں امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''القول البدیع'' سے کلام پسند کیا ہے۔

میں قول وعمل میں اللہ تعالیٰ ہی سے ہدایت واخلاص کا سوال کرتا ہوں۔ بیشک وہ خوب سننے والا جواب دینے والا ہے۔ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

المدینہ المنورہ و کتبہ

۲۵ ربیع الآخر ۱٤۱۸ھ احمد سعد الدین عوامة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالاتِ مصنف (۱)

زین الدین (۲) وشرف الدین (۳) ابوسعید شعبان بن محمد بن داؤد نسباً قرشی، مذہباً شافعی، شہرۃً آثاری، ولادۃ موصلی اور پرورش ووفات کے اعتبار سے مصری قاہری ہیں۔

مؤلف کی ولادت ۷۶۵ھ ۱۵ (٤) شعبان کی رات کو ہوئی اور ایک قول ۷۵۹ھ (٥) کا ہے۔ آثاری کے مکان میں مدت تک قیام پذیر ہونے کی وجہ سے آثاری کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ استاذ ہلال ناجی نے ''اِقَامَتُہٗ بِھَا'' کا مطلب یہ لیا ہے کہ آپ اس کے خادم تھے۔ آثاری نے اپنے بدیعہ کبریٰ میں اپنے اس قول سے اس طرف اشارہ کیا ہے۔

''اس لئے کہ میں آثار کا خادم ہوں یہ میرے لئے نسبت ہے۔ میں اس وجہ سے خادموں کے لئے مخدوم کی رحمت کی امید رکھتا ہوں''۔

---

(۱) "النجوم الزاهرة" ۱٤:۳۹۲ "المنهل الصافی" ٦:۲٤۸، "انباء الغمر" ۸:۸۲، "الضوء اللامع" ۳:۳۰۱، "الوجیز الکلام فی الذیل علی دول الاسلام للذهبی" للسخاوی ۲:٤۸۷ (۱۱۱٥)، مقدمة الاستاذ الفاضل هلال ناجی (العراقی) "خمسة نصوص اسلامیة نادرة" ص ٥-۱۲، اور یہ کتاب مؤلف کے متعلق ہلال ناجی کی کاوش اور خاص اہتمام پر دلالت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۲) اسے "الضوء اللامع" اور "وجیز الکلام" میں ذکر کیا ہے۔

(۳) یہ نام المخطوطات الخمسۃ کے ٹائٹل پر ہے۔: الخیر الکثیر نسخه (ب) اور الرسائل الخمسة جنہیں استاذ ہلال ناجی نے "خمسة نصوص اسلامیة نادرة" کے ضمن میں شائع کیا۔

(٤) "الضوء اللامع" ۳:۳۰۱، ۳۰۳ (٥) "الضوء اللامع" ۳:۳۰۱، ۳۰۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہر حال آپ کا قاہرہ کی طرف منتقل ہونا گویا آپ کی زندگی کے ابتدائی دور میں تھا اس پر سخاوی کا یہ قول دلالت کرتا ہے جو انہوں نے ذکر کیا کہ مؤلف نے غماری کے پاس رہن سہن کو لازم پکڑا۔ اور غماری وہ شمس الدین محمد بن محمد بن علی الغماری ہیں جن کی ولادت ۷۲۰ھ اور وفات ۷۸۲ھ میں ہوئی۔ پس مترجم (مؤلف) کی عمر اپنے شیخ کی وفات کے وقت ۱۷ یا ۲۳ سال تھی۔

آپ کے ان مشائخ کے روشن ناموں کے متعلق پرانے مصادر نے فائدہ نہیں دیا جن کا آپ کی تکوین علمی میں اثر تھا مگر استاذ ہلال ناجی کو ایک نادر مخطوطہ کا پتہ چلا جس میں آثاری نے اپنے ان مشائخ کی خبر دی تھی جن سے انہوں نے علم حاصل کیا اور ان میں سے صرف دس اساتذہ کے ذکر پر اکتفا کیا۔ وہ اس دور اور مصر کی علمی دنیا کے چاند تھے۔ ان میں سے مشائخ الاسلام، سراج البلقینی، سراج بن الملقن، شمس الغماری، برہان الابناسی، عز بن جماعہ اور دیگر علماء کرام ہیں۔ ان سے علوم شرعیہ و عربیہ حاصل کئے اور وہ سب ان علوم و فنون کے امام تھے۔

آپ ان لوگوں سے تھے جنہوں ایک رسم الخط سیکھا اور اس میں پختگی حاصل کی۔ آپ نے وہ رسم الخط شمس الدین ابوعلی الزفتاوی سے سیکھا۔ یہاں تک کہ آپ اس خط کے لکھنے والوں کے سردار بن گئے۔ آپ نے اس کی اجازت دی پس آپ لوگوں کے لئے (اسی رسم الخط میں) لکھنے لگے۔(۱)

آپ نے مکمل طور پر علوم عربیہ اور ادب کی طرف توجہ دی حتی کہ آپ ان میں امام ہو گئے جیسا کہ آپ کے بعض مترجمین نے آپ کو اس وصف کے ساتھ موصوف کیا ہے۔ ان میں

(۱) "الضوء اللامع" ۳:۱ ۳۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ایک امام سخاوی ہیں جنہوں نے آپ کا تذکرہ ''وَجِيزُ الْكَلَامِ فِي الذَّيْلِ عَلٰى دُوَلِ الْإِسْلَامِ لِلذَّهَبِي'' (۱) میں کیا ہے۔

اور یہ آپ کی آنے والی تالیفات ملاحظہ کرنے سے ظاہر ہے۔

(۱)۔علم کتابت میں ایک قصیدہ

(۲)۔علوم عربیہ وبلاغت میں ایک قصیدہ

(۳۔٤۔٥)۔اَلْبَدِيْعِيَّةُ الصُّغْرٰى ، وَالْوُسْطٰى ، وَالْكُبْرٰى۔

استاذ ہلال ناجی نے انہیں ۱۹۷۷ء میں بغداد سے شائع کیا تھا۔

(٦)۔اَلْحَلَاوَةُ السُّكُرِيَّة ، قصیدہ نحویہ

(۷)۔اَلْخَيْرُ الْكَثِيْرُ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ ﷺ،

اور یہ وہ کتاب ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(۸)۔اَلرَّدُّ عَلٰى مَنْ تَجَاوَزَ الْحَدَّ.

(۹)۔شَرْحُ اَلْفِيَّةِ ابْنِ مَالِكٍ،۳ جلدوں میں ہے۔

اسے مکمل کرنے سے پہلے ہی آپ کی وفات ہوگئی۔

(۱۰)۔شِفَاءُ السِّقَامِ فِيْ نَوَادِرِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ،

اسے استاذ ناجی نے (خمس نصوص اسلامية نادرة) کے ضمن میں شائع کیا

اس کتاب میں چالیس ایسے واقعات کا ذکر کیا جن میں سرور کائنات رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے کی اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔اور امام سخاوی ان میں سے کئی واقعات ان کی طرف نسبت کئے بغیر اپنی کتاب ''اَلْقَوْلُ الْبَدِيْع'' میں لائے ہیں۔

---

(۱) ۲: ٤٨٧ (۱۱۱٥)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۱)۔اَلْعِقْدُ الْبَدِیْع، آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں ۸۰۹ھ میں لکھی۔
استاذ ہلال ناجی نے اس کا ذکر کیا ہے اور شاید ان کی تین بدیعیات سے ایک یہی ہو

(۱۲)۔اَلْعُمْدَةُ فِی الْمُخْتَارِ مِنْ تَخَامِیْسِ الْبُرْدَةِ،
استاذ الزرکلی نے پتہ دیا کہ دار الکتب مصریہ میں اس کا ایک مخطوطہ ہے۔

(۱۳)۔عِنَانُ الْعَرَبِیَّةِ، نحو میں ایک قصیدہ۔

(۱۴)۔اَلْعِنَایَةُ الرَّبَّانِیَّةُ فِی الطَّرِیْقَةِ الشَّعْبَانِیَّةِ، علم خط میں ایک رسالہ ہے۔
اور ہوسکتا ہے کہ یہ پہلے نمبر والا قصیدہ ہی ہو۔استاذ ہلال ناجی نے اسے ۱۹۷۹ء
میں بغداد سے نشر کیا تھا اور بیان کیا تھا کہ یہ خط عربی میں ایک شاندار الفیہ ہے۔

(۱۵)۔اَلْفَرَجُ الْقَرِیْبُ فِیْ مُعْجِزَاتِ الْحَبِیْبِ ﷺ،
یہ امام بوصیری کے مشہور قصیدہ بردہ کے مقابلہ میں ۱۲۰ ابیات ہیں جسے استاذ ناجی
نے (خمس نصوص اسلامیة نادرة) کے ضمن میں شائع کیا۔

(۱۶)۔اَلْفَضْلُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ ﷺ،
اور یہ وہ اصل ہے جس کا اختصار (اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ) کے نام سے کیا جیسے کہ آپ
اسے اس رسالہ کے خاتمہ میں پائیں گے۔

(۱۷)۔اَلْقِلَادَةُ الْجَوْهَرِیَّةُ فِیْ شَرْحِ الْحَلَاوَةِ السُّکَّرِیَّةِ، نحو میں ہے۔
آپ ''الاعلام'' میں اس کے آخری صفحہ کا فوٹو دیکھیں۔اس کے دو خطی نسخے دار
الکتب مصر اور پیرس میں ہیں۔

(۱۸)۔کِفَایَةُ الْغُلَامِ فِیْ اِعْرَابِ الْکَلَامِ، اور یہ نحو میں الفیہ ہے۔
اس پر جلال البلقینی نے تقریظ لکھی۔استاذ ناجی نے اپنے ساتھی ڈاکٹر زہیر زاہد کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ مل کر اس کی تحقیق کی اور ان دونوں نے اس رسالہ کو ۱۹۷۸ میں بیروت سے شائع کیا۔

(۱۹)۔لِسَانُ الْعَرَبِ فِیْ عُلُوْمِ الْاَدَبِ،

زرکلی نے خبر دی کہ اس کا ایک نسخہ دارالکتب میں ہے اور استاذ ہلال ناجی کا خیال ہے کہ یہ اور اس کے بعد والی کتاب ایک ہی ہے۔

(۲۰)۔مَجْمَعُ الْاَرَبِ فِیْ عُلُوْمِ الْاَدَبِ،

علوم عربیہ میں بحر رجز سے ایک منظومہ ہے۔ ہوسکتا ہے کہ نمبر ۲ والا رسالہ ہی ہو۔

(۲۱)۔اَلْمَنْهَجُ الْمَشْهُوْرُ فِیْ تَقَلُّبِ الْاَیَّامِ وَالشُّهُوْرِ،

اسے استاذ محمد علی العدوانی نے مجلّہ المورد بغداد میں شائع کیا۔

(۲۲)۔مِسْكُ الْخِتَامِ فِیْ اَشْعَارِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ،

ان دونوں میں ہر دو بیت عروضی ۱۶ بحروں سے ایک بحر کے وزن پر ہے۔اور یہ پاکیزہ عمل صنیع الصفی الحلی کے مقابلہ میں ہے جنہوں نے آثاری سے پہلے یہ کام کیا تھا۔اور دو شعر غزل وغیرہ میں بنائے۔اور آثاری نے اس عمل میں اپنے زمانے کے بوصیری علامہ شیخ یوسف النبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ سے بھی سبقت کی۔

(۲۳)۔اَلْمَنْهَلُ الْعَذْبُ، مدح نبوی میں آثاری دیوان ہے۔

(۲۴)۔نُزْهَةُ الْكِرَامِ فِیْ مَدْحِ طَیْبَةَ وَّالْبَلَدِ الْحَرَامِ،

یہ ۱۹۰ ابیات کا ایک قصیدہ ہے۔اور یہ بھی (خمس نصوص اسلامیة نادرة) کے ضمن میں ہے۔

(۲۵)۔نَیْلُ الْمُرَادِ فِیْ تَخْمِیْسِ بَانَتْ سُعَادَ،

یہ (اَلْخَیْرُ الْكَثِیْرُ) کے دو مخطوطوں سے نسخہ (ب) کے ساتھ محفوظ مخطوطہ ہے۔ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیئت دارالکتب قاہرہ میں رقم/۹۰ حدیث تیمور کے تحت ہے۔

(۲۶)۔اَلْوَجْهُ الْجَمِيْلُ فِيْ عِلْمِ الْخَلِيْلِ،

علم عروض وعلم قوافی میں ایک قصیدہ ہے

(۲۷)۔وَسِيْلَةُ الْمَلْهُوْفِ عِنْدَ اَهْلِ الْمَعْرُوْفِ،

ایک قصیدہ جسے ہلال ناجی نے ۱۹۷٤ء میں بغداد سے شائع کیا اور یہ آثاری کی مطبوعات سے پہلا قصیدہ ہے جسے شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا۔

میں علامہ آثاری کے آثار سے انہی ناموں سے واقف ہوسکا۔حالانکہ امام سخاوی نے آثاری کے خط سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے'' بیشک میری ادبی تصانیف ۳۰ سے زائد ہیں جن میں زیادہ تر منظوم ہیں''

اور میں اتنی بات اور بڑھاتا ہوں کہ ان کتب میں زیادہ تر کا تعلق بارگاہ نبوی کے ساتھ ہے۔جو آپ کی، نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا کے ساتھ عظیم محبت پر دلیل ہے۔

بہرحال مترجم کا وظائف، اسفار اور بلدان میں تصرف اس موضوع کی کتاب کے مختصر مقدمہ میں ہمارے لئے اہم نہیں ہے۔

لیکن نظر، استاذ ادیب ہلال ناجی (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور انہیں جزائے خیر سے نوازے) کے فضل کی طرف پھیرنی چاہیئے ان کے مقدمہ پر جو انہوں نے (خمس نصوص اسلامية نادرة) کے لئے لکھا جس میں اس محبّ اور صالح عالم کی زندگی کا رخ تاباں پیش کیا بخلاف اس کے جو''اَلضَّوْءُ اللَّامِعُ''میں ان کے ناقد حافظ سخاوی کے ترجمہ سے مستفاد ہے۔اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آثاری کی وفات ۷ جمادی الآخرہ ۸۲۸ھ کو مصر میں ہوئی۔ اپنی زندگی کے آخری حصے میں تیزی سے دمشق سے قاہرہ منتقل ہونے، پھر دمشق اور قاہرہ کی طرف لوٹنے کے بعد۔ آپ کی وفات قاہرہ پہنچنے کے دن ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اور باقی علمائے اسلام پر رحم فرمائے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نہایت رحمت والے بے حد رحم فرمانے والے کے نام سے۔

اسی پر میرا بھروسہ ہے، وہ مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز۔

خیر کثیر پر سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور درود وسلام خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والے(۱) ہمارے آقا نبی اُمّی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا پر ہو، اور آپ کی آل پر، آپ کے اصحاب، آپ کی ازواج مطہرات، آپ کی عترت اور آپ کے گروہ پر ہو۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جو سوال کے دن اس کے قائل کو نفع دے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جس نے آپ کو مالک بنایا اور مکمل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب جنہیں اللہ تعالیٰ نے بزرگی بخشی اور جمال عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی جنہیں تمام مخلوق کی طرف بھیجا اور تمام نبیوں اور رسولوں پر فضیلت بخشی انہیں بزرگی دی ان کی تعظیم کی۔ انہیں جلالت و تعظیم کے ساتھ خاص فرمایا۔ پس آپ ﷺ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر افضل درود وسلام ہو۔

اما بعد!

پس یہ، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا پر درود وسلام

(۱) مخطوطہ (أ) میں یہ الفاظ آئے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْقَدِیْمِ ، فِی الْقَدِیْمِ وَالْحَدِیْثِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ ﷺ اَلْکَرِیْمِ الشَّفِیْعِ الْمُغِیْثِ .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں چالیس حدیثیں ہیں اور اس چیز میں جو درود شریف کی برکت وفضیلت میں درود پڑھنے والے کی نیک بختی میں وارد ہوا، اس بات میں جو کثیر ثواب آیا ہے اس کے لئے جو اپنا چہرہ آپ کی طرف مبذول کرلے اور اس امر میں جو درود وسلام پڑھنے پر رات دن ہمیشگی کرے۔

اور بیشک اس بڑے باب (۱) میں کثیر علماء رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کتابیں لکھیں جن کی تعداد شمار نہیں ہوسکتی۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اربعین میں ان علماء کی ایک جماعت (۲) کا ذکر کیا ہے 'اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو' جو اس باب میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نے میری امت پر اس کے دینی امر سے چالیس حدیثیں حفظ کیں اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقہاء اور علماء کے گروہ میں اٹھائے گا۔

ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اسے فقیہ عالم اٹھائے گا۔

ایک روایت میں ہے: اور میں اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت فرمانے والا اور گواہ ہوں گا۔

ایک روایت میں ہے: اسے علماء کی جماعت میں لکھا جائے گا اور شہیدوں کے گروہ

---

(۱) تالیف اور جمع اربعینات مراد لیتے ہیں یعنی چالیس حدیثیں۔

(۲) اور یہ ان کی "اربعین" کے مقدمہ میں ہے، فرمایا: (اس میں سب سے پہلے لکھنے والے جنہیں میں جانتا ہوں وہ عبداللہ بن مبارک ہیں پھر محمد بن اسلم الطوسی ہیں.....) اور دیگر نو افراد کا ذکر کیا۔ اس کی ایک بڑی تعداد کے لئے دیکھیں: سید محمد ابن جعفر الکتانی کا "الرساله المستطرفة" ص: ۱۰۲/۱۰٤

بعض مؤلفین نے اس باب میں بہت اقسام بنائی ہیں یہاں تک کہ اس میں تالیف کرنا شاندار اور مزے دار کام بن گیا۔ حالانکہ اس سے مقصود، سنن عملیہ تطبیقیہ کے مجموعہ کو جمع کرنا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اس کا حشر ہوگا۔

اور ایک روایت میں ہے: اسے کہا جائے گا تو جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جا۔(۱)

محدثین ﷺ نے فرمایا: یہاں حفظ کا معنی ہے کہ وہ احادیث کو مسلمانوں کی طرف منتقل کرے اگرچہ وہ انہیں یاد نہ ہوں اور نہ ان کا معنی پہچانتا ہو۔ یہ اس کے معنی کی حقیقت ہے۔ اس سے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی مسلمانوں کو نفع ہوگا۔ پس مسلمانوں کا نفع طلب کرنے کے لئے بعض علماء نے اصول میں احادیث کو جمع کیا، بعض نے فروع میں جمع کیا، بعض نے جہاد میں، بعض نے زہد میں، بعض نے ادب میں، بعض نے خطبوں میں اور بعض نے قواعد دین میں۔ ان میں سے ہر ایک کا ایک جلیل مقصد اور غرض ہے جس پر وہ اچھی تعریف کا مستحق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے ہمیں نفع عطا فرمائے۔

بیشک میں نے ان کے زیادہ اجزاء، خیر الانام ﷺ پر صلاۃ وسلام میں دیکھے اس لئے کہ یہ بہت عظیم ہدیہ ہے جو بندہ پیش کرتا ہے اور بہت بزرگ خزانہ ہے جو گنہگار آنے والی کل

(۱) اس کے الفاظ اور تخریجات الشیخ الحافظ احمد بن صدیق الغماری رحمہ اللہ کے لکھے ہوئے جزء "ارشاد المربعین الی طرق حدیث الاربعین" میں دیکھ سکتے ہیں، یہ جزء مصر میں سنة ١٣٥٤ میں طبع ہوا۔ اس کے ساتھ ان کے دو مزید رسالے ہیں۔

اور حدیث، تعدد طرق اور کثرت طرق پر ضعف کے ساتھ معروف ہے، مگر امام ابن عساکر کی کتاب "الاربعین البلدانیة" ص: ٤٤ میں ان کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تعدد طرق کے ساتھ حدیث کی تقویت کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ شیخ الغماری نے اپنے جزء کا اختتام کیا ہے گویا ان کا بھی اسی طرف رجحان ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے ذخیرہ کرتا ہے۔ پس میں نے اجر وثواب کے حصول میں رغبت رکھتے ہوئے اس باب میں مشہور کتب سے انہیں جمع کیا۔ میں نے ان احادیث کی سندیں حذف کر دی ہیں تاکہ انہیں یاد کرنا اور محفوظ رکھنا آسان ہو۔ میں نے ان احادیث کو ایسے اچھے طریقے پر ترتیب دیا ہے جو ان کے فضل کی مختلف قسموں پر دلالت کرتا ہے۔ مشکل الفاظ کی تفسیر کر دی ہے تاکہ حفظ کرنے والوں پر امر واضح ہو جائے۔ اور میں نے ان احادیث کو ابواب میں تقسیم کر دیا پس یہ احادیث جنت کے دروازوں (یعنی آٹھ) کی تعداد میں آئی ہیں۔ سب تعریفیں اور احسان اللہ ہی کے لئے ہے۔

پہلا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والے کے دوگنا اجر میں

دوسرا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت میں

تیسرا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے میں

چوتھا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ آپ کا وسیلہ طلب کرنے میں

پانچواں باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی طرف درود پہنچانے میں

چھٹا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے وجوب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتواں باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی کیفیت میں

آٹھواں باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے میں

پس یہ تمام ابواب ہیں جو طلاب پر قریب الماخذ ہیں اور میں نے ہر باب میں اربعین سے پانچ احادیث لکھی ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں۔ میں نے اس کا نام اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلَاۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ رکھا۔

اخلاص اور قبول میں، اس کی نعمتوں کی وسعتوں میں، اس کی وسیع رحمت میں، اس کے عام اور کامل فضل اور اس کی بڑی اور عظیم عطا میں اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرتا ہوں بیشک وہ ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباب الاول:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والے کے دوگنا اجر میں

الحدیث الاول:(۱)

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (۱)

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

اسے مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے

الحدیث الثانی: (۲)

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ ، فَقُلْنَا : اِنَّا لَنَرَى الْبِشْرَ فِيْ وَجْهِكَ ! فَقَالَ :" اِنَّهٗ اَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ : أَمَا يُرْضِيْكَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدًا اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَ لَا

---

(۱) مسلم ۱: ۳۰۶ (٤٠٨) ، ابو داؤد ۲: ۱۸٤ (۱۵۳۰) ، النسائی ۱: ۳۸٤ (۱۲۱۹) ، الترمذی ۲: ۳۵۰ (٤٨٥) اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسند احمد ۲: ۳۷۲، ۳۷۵ ، الدارمی ۲: ٤۰۸ (۲۷۷۲) ، الادب المفرد للبخاری ۲۲٤ (٦٤٥) ، فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ اسماعیل القاضی ٦ (۸،۹)

الصلاۃ علی النبی ﷺ لابن ابی عاصم ٤۳ (۵٤،۵۳) ابو یعلی ٦: ۷۳ (٦٤٦٤) ، ابن حبان ۳: ۱۸۷ (۹۰٦) الشعب للبیہقی ٤: ۱۸۹ (۱٤۵٤)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا " (۱)

ایک دن رسول اللہ ﷺ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے مبارک چہرے پر خوشی کے اثرات نمایاں تھے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ بیشک ہم آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے اثرات دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے پاس فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد (ﷺ) بیشک آپ کا رب اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس بار رحمت بھیجے گا جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا اور جو ایک بار سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجے گا۔ (۱)

اسے امام نسائی نے روایت کیا اور لفظ آپ ہی کے ہیں۔ اس حدیث کے رجال ثقہ اور مشہور ہیں۔ اسے ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں، امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں، بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں اور حاکم نے ''مستدرک'' میں روایت کیا اور فرمایا: صحیح الاسناد ہے۔

---

(۱) نسائی ۱:۳۸۰ (۱۲۰۶)، ۶:۲۱ (۹۸۸۸)، ابن حبان ۳:۱۹۶ (۹۱۵) احمد ۴:۲۹ الشعب للبیهقی ۴:۱۹۴ (۱۴۶۰)، المستدرك للحاكم ۲:۴۲۰ اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔

الزهد لابن المبارك ۳۶۴ (۱۰۲۷) ابن ابی شیبه ۲:۵۱۶، ۱۱:۵۰۵ (۱۱۸۳۷)، الدارمی ۲:۴۰۸ (۲۷۷۳) اسماعیل القاضی ۳ (۲) ابن ابی عاصم ۳۲ (۳۲) الطبرانی فی الکبیر ۵:۱۰۲ (۴۷۲۴) دوسری روایت میں فرشتہ کا نام حضرت جبریل علیہ السلام درج ہے۔

سلیمان مولی الحسن، ابن حبان نے انہیں ثقہ کہا ہے ۶:۳۸۵۔ اور ان کی حدیث اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حاکم نے بھی ان کی تصحیح کی اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔ جیسا کی آپ نے دیکھا، پس وہ مجہول نہیں ہیں۔ اور ابن حبان کی ''ثقات'' دیکھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ابن حبان کی ایک روایت میں ہے۔'پس میں نے کہا: کیوں نہیں اے میرے رب'(میں راضی ہوں)۔

الحديث الثالث: (٣)

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا صَلَّى عَلَيَّ عَبْدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً صَادِقًا بِهَا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ إِلَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَ كَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَ رَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ ، وَ مَحَا عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ . (١)

جب میری امت سے کوئی بندہ صدق دل سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے، دس درجے بلند فرماتا ہے اور دس گناہ مٹاتا ہے۔ ایک اور حدیث کے لفظ ہیں:

"مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ "الى آخر الحديث

---

(١) اسے ابن ابی عاصم ٣٧ (٤٢)، اور نسائی نے "عمل اليوم والليلة" میں روایت کیا۔٦:٢٢ (٩٨٩٣) ان کے نزدیک اس حدیث کا اس سے پہلے ایک شاہد ہے حضرت سعید بن عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ٦:٢٢ (٩٨٩٢)

اور اسے بزار نے "كشف الاستار" ٤:٤٦ (٣١٦٠) میں روایت کیا۔ اور ہیثمی نے فرمایا: ١٠:١٦٢، اسے بزار نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور اسے طبرانی نے روایت کیا ٢٢:١٩٥ (٥١٣) مگر انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے مَا صَلَّى عَلَيَّ عَبْدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً صَادِقًا بِهَا مِنْ قَلْبِ نَفْسِهِ . اور ان الفاظ کا اضافہ کیا۔ وَ كَتَبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ۔

اور مزی نے "تهذيب الكمال" ١١:٢٧ میں روایت کیا۔ اور سخاوی نے "القول البديع" ص: ٦٠ پر ذکر کیا اور فرمایا: اسے اسحاق بن راہویہ اور بزار نے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا جس کے رجال ثقہ ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس نے مجھ پر اپنے دل سے اخلاص کے ساتھ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے گا۔ حدیث کے آخر تک۔

اسے نسائی نے اپنی ''سنن'' میں ''الیوم واللیلۃ'' میں اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔

الحدیث الرابع: (٤)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ، وَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا . (١)

جب تم اذان سنو تو جو کچھ مؤذن کہے تم بھی کہو اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔

اسے مسلم اور نسائی نے روایت کیا۔

---

(١) اسے مسلم نے ١:٢٨٨ (٣٨٤) میں اور نسائی نے ١:٥١٠ (١٦٤٢)، ٦:١٦ (٩٨٧٣) میں روایت کیا۔ احمد نے ٢:١٦٨، ابوداود ١:٣٥٩ (٥٢٣) اور ترمذی نے ٥:٥٤٧ (٣٦١٤) میں روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی نے ١:٥١٠ (١٦٤٢)، ٦:١٦ (٩٨٧٣) میں، بیہقی نے "سنن کبری" ١:٤٠٩ میں، بغوی نے "شرح السنة" ٢:٢٨٤ (٤٢١) میں روایت کیا اور یہ "القول البدیع" ص: ١٦٨، ٢٧٠ پر ہے۔

اور مؤلف کا قول و فی روایة: "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ....." سے وہم ہوتا ہے کہ یہ روایت پہلی روایت کی تابع ہے حالانکہ اس طرح نہیں ہے، دوسری روایت کے الفاظ کا پہلی روایت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ ساتویں حدیث کے معنی میں مستقل حدیث ہے۔ پس اس کی تخریج وہیں دیکھی جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ایک روایت میں ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا دَامَ یُصَلِّیْ ، فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ .

جب کوئی مسلمان بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو درود بھیجنے کی مدت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں پس اب بندہ اس میں کمی کرے یا زیادتی (یہ اس کی مرضی ہے)

اسے ابن ماجہ اور سعید بن منصور نے روایت کیا۔

الحدیث الخامس: (۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو طویل سجدہ کرتے دیکھا۔ پس جب آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا تو میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ جِبْرِیْلَ علیہ السلام لَقِیَنِیْ فَقَالَ : اِنَّ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ ، وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ . قَالَ: وَ اَحْسَبُہٗ قال :"عَشْرًا" قَالَ: فَسَجَدْتُ لِلّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ شُکْرًا. (۱)

---

(۱) اسے ابن ابی عاصم نے ۳۹:(۴۵) اور اسماعیل القاضی نے ۶ (۱۰)، ۵ (۷) پر مختصر روایت کیا۔ اسے ابن ابی شیبہ نے ۱۱:۵۰۶ (۱۱۸۳۸) میں، احمد نے ۱:۱۹۱، ابویعلی نے ۲:۱۵۸ (۸۴۷) ۱۶۴ (۸۵۸) میں روایت کیا۔ حاکم نے ۱:۵۵۰ میں روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔ ذہبی نے ان کی موافقت کی۔

بیہقی نے "الشعب" ۴:۱۹۲ (۱۴۵۶) میں ذکر کیا۔ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" ۲:۲۸۷ میں ذکر کیا اور اسے امام احمد کی طرف منسوب کیا اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور سخاوی نے "القول البدیع" ص: ۱۵۶ میں ذکر کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیشک جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کی اور کہا: بیشک جس نے آپ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا دس بار۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں اللہ عزوجل کے لئے سجدہ شکر بجالایا۔

اسے ابن ابی عاصم اور اسمٰعیل قاضی نے روایت کیا اور [و احسبہ قال: "عشرا"] کے الفاظ نہیں کہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباب الثانی:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت، شرف اور عظمت میں

الحديث السادس: (٦)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاِذَا صُلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ وَ اِذَا لَمْ يُصَلَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَسْتَجِبِ اللّٰهُ الدُّعَاءَ . (١)

---

(١) اس حدیث کو بیہقی نے "الشعب" ٤:٢٠٧(١٤٧٥) میں اور ابوالقاسم تیمی نے "الترغیب و الترھیب" ٢:٣٢٢(١٦٧٧) میں مرفوعاً روایت کیا۔

اسے طبرانی نے "الاوسط" ١:٤٠٨ (٧٢٥) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوفاً روایت کیا۔ اور اس کے متعلق ہیثمی نے "المجمع" ١٠:١٦٠ میں فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

دیکھیں "القول البدیع" ص:٣١٨ اور اس کا مابعد۔

حافظ رشید الدین امام الرشید العطار کے نام سے معروف ہیں، ابوالحسین یحی بن علی القرشی الاموی، ان کے اصل نابلس سے ہیں اور ان کی ولادت و وفات قاہرہ میں ہوئی، (٥٨٤-٦٦٢ھ) اور آپ "غرر الفوائد المجموعة" کے مصنف ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (١٠)

"وسیلة الطالبین" کا صحیح پورا نام "وسیلة الراغبین و تحفة الطالبین فی الاحادیث الاربعین" ہے۔ جیسا کہ رشید عطار کی "غرر الفوائد المجموعة فی بیان ما وقع فی صحیح مسلم من الاحادیث المقطوعة" کے نسخہ مغربیہ کے مخطوطہ میں آیا ہے جس پر میرے سگے بھائی عبداللہ تحقیق کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے وہاں یہ فائدہ دیا کہ کتاب "الوسیلہ" دو نئے جزوں میں ہے، اور دو کتابیں ایک مجموعہ میں ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک پردہ ہوتا ہے یہاں تک کہ نبی (اکرم ﷺ) پر درود بھیجا جاتا ہے پس جب (سیدنا) محمد (ﷺ) پر درود بھیجا جاتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا قبول ہوتی ہے اور جب درود نہیں بھیجا جاتا تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول نہیں فرماتا۔

اسے حافظ رشید الدین نے "وسیلة الطالبین" میں روایت کیا۔

الحديث السابع: (۷)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔ آپ فرما رہے تھے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ :اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ مَا صَلّٰى عَلَيَّ ، فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لِيُكْثِرْ .(۱)

---

(۱) اسے احمد نے ۳:۴۴۵ میں، اور ابن ماجہ نے ۱:۲۹۴ (۹۰۷) پر روایت کیا۔ بوصیری نے "مصباح الزجاجة" ۱:۱۸۲ (۳۳۳) میں فرمایا: اس کی اسناد ضعیف ہے۔ کیونکہ عاصم بن عبید اللہ کے متعلق بخاری وغیرہ نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔

اسے ابن المبارک نے "الزهد" ۳۶۳ (۱۰۲۶) میں، طیالسی نے ۱۵۶ (۱۱۴۲) میں، عبد الرزاق نے ۲:۲۱۵ (۳۱۱۵) میں اس کے قریبی الفاظ سے روایت کیا۔ ابن ابی شیبہ نے ۲:۵۱۶، ۱۱:۵۰۷ (۱۱۸۴۰) میں، عبد بن حمید نے ۱۳۰ (۳۱۷) میں، اسماعیل القاضی نے ۵ (۶) میں، ابن ابی عاصم نے ۳۴ (۳۶) میں، بزار نے "کشف الاستار" ۴:۴۶ (۳۱۶۱) میں اس کی مثل روایت درج کی۔ ہیثمی نے اسی عاصم کے سبب اسے ضعیف کہا ۱۰:۱۶۱، ابو یعلی ۳:۱۵۴ (۷۱۹۶)، بیہقی نے "الشعب" ۴:۱۹۲ (۱۴۵۷) میں، بغوی نے "مسند ابن الجعد" ۱۳۶:(۸۶۹) میں، ابن عدی نے "الکامل" ۲:۵۰۰ (۱۹) میں اور ابو نعیم نے "الحلیة" ۱:۱۸۰ میں اسے روایت کیا۔

اور حدیث کا مدار عاصم بن عبد اللہ پر ہے اور وہ ضعیف ہے لیکن تو "الترغیب والترهیب" ۲:۵۰۰ (۱۹۱۵) اور "القول البدیع" ص: ۱۶۹ میں اس کا کلام دیکھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب کوئی مسلمان بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو درود بھیجنے کی مدت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں پس اب بندہ اس میں کمی کرے یا زیادتی (یہ اس کی مرضی ہے)

اسے امام احمد نے اپنی ''مسند'' اور ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں روایت کیا۔

الحديث الثامن: (٨)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، ثُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : سَلْ تُعْطَهْ .(١)

میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما وہاں تشریف فرما تھے۔ پس جب میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا مانگی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں روایت کیا اور فرمایا: حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث التاسع: (٩)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(١) اسے بیہقی نے "سنن" ٢:١٥٣، اور ترمذی نے ٢:٤٨٨ (٥٩٣) پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسے طبرانی نے "الکبیر" ٩:٦٧ - ٧١ (٨٤١٣، ٨٤١٤، ٨٤١٦، ٨٤٢٠، ٨٤٢٢) پر روایت کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا يُصَلُّوْنَ عَلَيَّ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً وَ اِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ ، لِمَا يَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ . (۱)

جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور مجھ پر درود نہ پڑھے تو ان پر حسرت کا سبب ہو گی۔ اگر چہ وہ دوسری نیکیوں کے ثواب کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔

اسے بیہقی نے ''شُعَب الایمان'' میں روایت کیا، اس کی اسناد صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ وَ لَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً، فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ ، وَ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ .

---

(۱) اللفظ الاول: اسے بیہقی نے "الشعب" ۲۰۳:٤ (۱٤۷۰) پر روایت کیا اور سخاوی نے ص: ۲۲۱ پر فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اسے نسائی نے ۱۰۸:٦ (۱۰۲٤۳) پر مرفوعاً اور اسماعیل القاضی نے ۲۲ (۵۵) پر حضرت ابوسعید سے موقوفاً روایت کیا اور مرفوع کے حکم میں ہے۔

اللفظ الثانی : یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ اسے ترمذی نے ۵: ٤۳۰ (۳۳۸۰) پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے ابن المبارک نے "الزھد" ۳٤۲ (۹٦۲) پر احمد نے ۲: ٤٤٦، ٤۵۳، ٤۸۱، ٤۸٤ پر اسماعیل القاضی نے ۲۲ (۵٤) پر، ابن السنی نے "عمل الیوم اللیلۃ" (٤٤۹) پر حاکم نے ۱: ٤۹٦ پر روایت کیا، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا۔

اور صالح ساقط نہیں ہے۔ ذہبی نے "تلخیص" میں کہا: ''صالح ضعیف ہے''۔ اور تو اُمہ کا مولی صالح فی نفسہ ثقہ ہے لیکن انہیں اختلاط ہو گیا تھا اور یہاں ان سے روایت کرنے والے عمارہ بن غزیہ ہیں، اور یہ ان لوگوں سے ہیں جنہوں نے ان سے اختلاط سے پہلے روایت لی جیسا کہ اس پر ابن الکیال نے "الکواکب النیرات" ص: ۲٦۳ پر کلام وارد کیا۔ پس حدیث صحیح ہے جیسا کہ حاکم اور بیہقی نے "السنن" ۳: ۲۱۰ پر کہا۔ اور دیکھیں "غریب" ص: ۷۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو اس قوم پر حسرت ہوگی۔ پس اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔

اسے ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں روایت کیا۔

الحديث العاشر: (١٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَلَاقَيَانِ فَيُصَافِحُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ اِلَّا لَمْ يَبْرَحَا حَتّٰى تُغْفَرَ ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَ مَا تَأَخَّرَ . (١)

جب بھی دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں ایک اپنے ساتھی سے مصافحہ کرتا ہے اور دونوں نبی (اکرم ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں تو ابھی وہ جدا نہیں ہوتے کہ ان کے اگلے اور

---

(١) دونوں لفظ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور ان دونوں کا مدار دُرُست بن حمزہ پر ہے۔

پس اَللَّفْظُ الْاَوَّل: اسے ابن حبان نے "الضعفاء" ١:٢٩٣ پر روایت کیا۔

اور اَللَّفْظُ الثَّانِي: اسے بخاری نے "التاريخ الكبير" ٣:٢٥٢ (٨٧١) پر روایت کیا۔

دونوں دُرُست بن حمزہ کے ترجمہ میں ہیں۔ اور ابویعلی نے ٥:٣٣٤ (٢٩٦٠) پر، ابن السنی نے "عمل اليوم والليلة" ١٦٠ (١٩٤) پر، ابن عدی نے "الكامل" ٣:٩٦٩ پر اور ذہبی نے "الميزان" ٢:٢٦ پر روایت کیا۔ نیز دونوں درست کے ترجمہ میں ہیں۔ سخاوی نے "القول البديع" ص:٣٤٤ پر اسے ذکر کیا اور فرمایا: بہت ضعیف ہے۔

اور کتاب "القربة" وہ ہے "اَلْقُرْبَةُ اِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، بِالصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ، وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ "

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اسے ابن بشکوال صاحب ''القُربہ'' نے روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَيَتَصَافَحَانِ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ اِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى تُغْفَرَ ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَ مَا تَأَخَّرَ .

اللہ جل جلالہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو بندوں سے جب ایک دوسرے کا استقبال کرتا ہے پس وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اسے حافظ رشید الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباب الثالث:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے میں

الحديث الحادی عشر: (۱۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے آپ کے نبی ﷺ سے سنا۔ آپ فرمارہے تھے:

اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ فِى اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ: لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، وَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (۱)

اپنے نبی پر جمعہ کی خوبصورت رات اور جمعہ کے روشن دن میں کثرت سے درود بھیجو۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔

---

(۱) مؤلف نے بیہقی کی طرف نسبت کو مطلق رکھا اسی طرح سخاوی نے "القول البديع" ص ۲۸۳ میں ذکر کیا اور دونوں نے بیہقی کی کسی کتاب کو معین نہیں کیا۔ اور یہ حدیث "الشعب" ۲۸٦:٦ (۲۷۷۲) میں ہے۔ اور اس میں عمرو بن شمر ہے، اور وہ متروک متہم ہے۔ اس کی طرف "معرفة السنن الآثار" ٤٢٠:٤ میں اپنے اس قول کے ساتھ اشارہ کیا: وَ اَمَّا الصَّلَاةُ فِى اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ، کہ یہ حدیث ہمیں ضعیف سند کے ساتھ مرفوعاً پہنچی۔ واللہ اعلم۔

اور احادیث اس معنی میں کثیر ہیں ان میں سے بعض بعض کو تقویت دیتی ہیں۔ ان احادیث کو "القول البديع" ص ۲۳۵، ۲۸۳ پر دیکھیں۔ اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "نُوْرُ اللُّمْعَةِ فِىْ خَصَائِصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ" دیکھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الثانی عشر: (۱۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الزَّھْرَاءِ وَالْیَوْمِ الْاَغَرِّ، فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فَأَدْعُوْ لَکُمْ وَ اَسْتَغْفِرُ . (۱)

مجھ پر خوبصورت رات اور روشن دن میں کثرت سے درود بھیجو بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے پس میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں اور بخشش چاہتا ہوں۔

''اللیلۃ الزھراء'' جمعہ کی رات اور ''یوم الاغر'' جمعہ کا دن ہے۔

اسے ابن بشکوال نے روایت کیا۔

الحديث الثالث عشر: (۱۳)

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْعَلُ ثُلُثَ صَلَاتِیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ :''نَعَمْ اِنْ شِئْتَ'' قَالَ: فَالثُّلُثَیْنِ ؟ قَالَ : ''نَعَمْ'' قَالَ: فَصَلَاتِیْ کُلَّھَا ؟ قَالَ ﷺ ''اِذًا یَکْفِیْکَ اللّٰہُ

---

(۱) "فی القربة الی رب العالمین" ۱٤/ب اور یہ مجموعہ کے ضمن میں ہے اور لفظ وہ ہیں جو میں نے ثابت کئے ہیں۔ اور مؤلف نے دونوں جگہ "الغراء" کا لفظ ثابت کیا ہے۔

سخاوی نے اسے "القول البدیع" ص ۲۳٤ میں ذکر کیا، اس کی نسبت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ابن بشکوال کی طرف کی اور اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

امام سخاوی نے کچھ شواہد کی طرف اشارہ کیا ہے جنہیں آپ عجلونی کی "کشف الخفا" ۱:۱٦٦ میں دیکھ سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ شاہد ہے جسے طبرانی نے "الاوسط" ۱:۱۸۲(۲٤۳) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور ہیثمی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

دیکھیں "غریب" ص:۷۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَا اَهَمَّکَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاکَ وَ آخِرَتِکَ" .(۱)

یارسول اللہ (ﷺ)! میں اپنے ورد کا تہائی حصہ آپ پر درود پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے۔ اس نے عرض کیا پس دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کیا: پورا وقت ہی آپ پر درود پڑھتا رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تجھے اللہ تعالیٰ کافی ہوگا جو اس نے تیرے لئے تیری دنیا اور تیری آخرت کے معاملہ میں ارادہ اور فیصلہ فرمایا۔

اسے طبرانی نے اپنی ''معجم کبیر'' میں روایت کیا۔

الحدیث الرابع عشر: (۱٤)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ ، فَمَنْ کَانَ اَکْثَرَکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً کَانَ اَقْرَبَکُمْ مِّنِّیْ مَنْزِلَۃً . (۲)

---

(۱) اسے طبرانی نے "الکبیر" ۳۵:٤ (۳۵۷٤) میں روایت کیا۔ منذری نے اسے ۵۰۱:۲ پر اور ہیثمی نے "المجمع" ۱٦۰:۲ پر حسن کہا۔

اسے ابن ابی عاصم نے ٤۷ (٦۰) پر، بیہقی نے "الشعب" ۲۱۰:٤ (۱٤۷۸) پر محمد بن یحیٰ بن حبان سے مرسلاً روایت کیا اور کہا: یہ مرسل جید ہے اور یہ اس کی شاہد ہے جو پہلے گزری۔ سخاوی نے ص ۱۷٦ پر یہ فائدہ ذکر کیا کہ منذری اور ہیثمی کا حسن کہنا اس روایت کے شواہد کے لئے ہے۔

ان شواہد سے یعقوب بن سفیان کی "المعرفۃ والتاریخ" ۳۸۹:۱ پر ایک روایت ہے۔

ان شواہد سے ایک وہ روایت ہے جسے ترمذی نے حضرت ابی بن کعب کی طویل حدیث سے ۵٤۹:٤ (۲٤۵۷) پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کی تخریج ''القول البدیع'' ص ۱۷۵ پر دیکھیں۔ اس روایت کے لفظ ہیں: اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ ، وَ یُغْفَرُ ذَنْبُکَ .

(۲) حدیث چودہ (۱٤) کی تخریج اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ پس تم میں سے جس نے مجھ پر کثرت سے درود بھیجا وہ مرتبہ میں میرے زیادہ قریب ہوگا۔

اسے بیہقی اور ایک جماعت نے روایت کیا۔ اس کی اسناد جید اور اس کے رجال ثقہ ہیں

الحديث الخامس عشر: (١٥)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَوْلَى النَّاسِ بِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَىَّ صَلَاةً .(١)

قیامت کے دن وہ شخص میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا رہا

اسے ابوعیسی ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔

اسے بیہقی نے اپنی "سنن" ٣:٢٤٩ پر روایت کیا۔ اسے منذری نے "الترغیب والترھیب" ٢:٥٠٣(٢٦) پر ذکر کیا اور فرمایا: اسے بیہقی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا مگر یہ کہ مکحول نے ابوامامہ سے نہیں سنا۔ سخاوی نے اسے "القول البدیع" ص ٢٣٣ پر ذکر کر کے اسے حسن کہا اور فرمایا: طبرانی کی "مسند الشامیین" میں تصریح ہے کہ مکحول نے ابوامامہ سے سنا ہے۔ حافظ نے "فتح الباری" ١١:١٦٧ (٦٣٥٨) پر ہے اس سند میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابن القیم کی "جلاء الافھام" ص ٧٢ اور اگلے صفحات پر اس کے شواہد دیکھیں۔

(٢) اسے ترمذی نے ٢:٣٥٤(٤٨٤) پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اسے ابن ابی عاصم نے ٢٧(٢٤) پر روایت کیا۔ ابن ابی شیبہ نے ١١:٥٠٥ (١١٨٣٦) پر، بخاری نے "التاریخ الکبیر" ٥:١٧٧ (٥٥٩) پر، ابویعلی نے ٤:٤٢٧ (٥٠١١) پر، ابن حبان نے ٣:١٩٢ (٩١١) پر، طبرانی نے "الکبیر" ١٠:٢١ (٩٨٠٠) پر، بیہقی نے "الشعب الایمان" ٤:١٩٦ (١٤٦٢) پر، خطیب نے "الجامع" ٢:١٠٣ (١٣٠٥) پر روایت کیا۔

ترمذی کے طریق پر اسے بغوی نے "شرح السنة" ٣:١٩٦(٦٨٦) پر روایت کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباب الرابع

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ آپ سے طلب وسیلہ میں

الحدیث السادس عشر: (١٦)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ ،فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ ، فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ ، فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ. (١)

جب تم اذان سنو تو جو کچھ مؤذن کہے تم بھی وہ کہو پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو پس بیشک وسیلہ جنت کا درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ایک بندہ کے لئے ہی لائق ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا پس جو شخص میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

اسے مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ ، وَ صَلُّوْا عَلَيَّ ،فَاِنَّهٗ لَيْسَ

---

(١) حدیث نمبر سولہ (١٦) کی تخریج حدیث نمبر چار (٤) کے تحت گزر چکی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَحَدٌ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَاةً اِلَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ ، فَاِنَّ الْوَسِيْلَةَ مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ ، لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِاللّٰهِ ، وَ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ هُوَ ، وَ مَنْ سَأَلَهَا لِيْ حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

جب تم اذان سنو تو جو کچھ مؤذن کہے تم بھی وہ کہو اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور میرے لئے وسیلہ طلب کرو، پس بیشک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک خاص بندہ کے لئے ہی لائق ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا پس جو شخص میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

اسے حافظ رشید الدین نے ذکر کیا اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث السابع عشر : (١٧)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ اَوْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (١)

جس نے مجھ پر درود بھیجا یا اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کیا قیامت کے دن اس پر میری شفاعت لازم ہوگئی۔

---

(١) اسماعیل القاضی ٢٠ (٥٠) اور اس میں عمر بن علی المقدّمی ہے اور وہ اپنے ثقہ ہونے کے باوجود مدلس تھا اور کبھی عنعنہ کرتا تھا۔

میں کہتا ہوں: اس کے مشابہ وہ روایت ہے جسے امام احمد نے ٢:١٦٨ پر، مسلم نے ١:٢٨٨ (٣٨٤) پر، ابوداؤد نے ١:٥٢٣ (٣٥٩) پر اور نسائی نے ١:١٠٥١ (١٦٤٢) پر روایت کیا۔ اور سب کے نزدیک یہ مطول ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے اسماعیل قاضی نے روایت کیا اور اس کی اسناد کے رجال ثقہ ہیں۔

الحديث الثامن عشر: (١٨)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ فَيُكَبِّرُ وَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ يَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ ، وَاجْعَلْ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهُ ، وَ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ ، وَ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ ، اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (١)

جب کوئی مسلمان نماز کی اذان سنتا ہے پس تکبیر کہتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ پھر کہتا ہے اے اللہ تو محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اعلیٰین (ملاء اعلیٰ) میں ان کا درجہ بنا، مصطفین میں ان کی محبت اور مقربین میں ان کا ذکر کر، تو قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت واجب ہوگی۔

اسے حافظ عبدالغنی نے طبرانی تک اپنی سند کے ساتھ روایت کیا۔ رحمة اللّٰه عليهما

الحديث التاسع عشر: (١٩)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهُ لَا يَسْأَلُهَا لِيْ مُسْلِمٌ اَوْ مُؤْمِنٌ اِلَّا كُنْتُ لَهُ

(١) اسے طبرانی نے "الکبیر" ١٠: ١٤ (٩٧٩٠) پر روایت کیا اور ہیثمی نے "مجمع الزوائد" ١: ٣٣٣ پر فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔ حافظ عبدالغنی کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ہے "النصيحة في

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا. (۱)

اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو کیونکہ جب کوئی مسلمان یا مؤمن میرے لئے وسیلہ طلب کرتا ہے تو میں اس کے لئے گواہ یا شفیع ہوں گا۔

اسے اسماعیل قاضی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

الحديث العشرون: (۲۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ : اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ ، آتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِىْ وَعَدْتَهٗ ، حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِىْ . (۲)

جب کوئی اذان سنے اور کہے: اے اس دعوت تامہ اور صلاۃ قائمہ کے مالک! تو سیدنا محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، تو میری شفاعت اس پر حلال ہوگئی۔

اسے بخاری، امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور کہا حدیث

---

(۱) اسے اسماعیل القاضی نے ۱۹(٤٨) پر روایت کیا۔ اور ابن ابی شیبہ نے "المصنف" ۱۰:۵۳ (۹٦۳۹) پر روایت کیا اور یہ آپ کی "مسند" میں ہے جیسا کہ "المطالب العالية" ۱:٦٨ (۲٤۳) پر ہے۔ اور طبرانی نے "الاوسط" ۱:۳۷۰ (٦۳۷) پر ذکر کیا اور "مجمع الزوائد" ۱:۳۳۳ پر کہا: اس میں ولید بن عبدالملک الحرانی ہے اور ان کا ذکر ابن حبان نے "الثقات" میں کیا ہے اور فرمایا: جب ثقات سے روایت کرے تو مستقیم الحدیث ہے۔ اور ہیثمی نے کہا: یہ ان کی موسیٰ بن اعین سے روایت ہے اور وہ ثقہ ہے۔

(۲) اسے بخاری نے ۲:۹٤ (٦۱٤)، ۸:۳۹۹ (٤۷۱۹) پر، احمد نے ۳:۳۵٤ پر، ابوداؤد نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسن غریب ہے۔

ایک روایت میں ہے: حُقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِیْ اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی

ایک روایت میں ہے:

اِنَّ الْوَسِيْلَةَ دَرَجَةٌ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى لَيْسَ فَوْقَهَا دَرَجَةٌ ، فَسَلُوااللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُؤْتِيَنِى الْوَسِيْلَةَ عَلٰى خَلْقِهٖ .

بیشک وسیلہ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک درجہ ہے جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ وہ مجھے اپنی مخلوق پر وسیلہ عطا فرمائے۔

اسے اسماعیل قاضی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

صَلُّوْا عَلَىَّ فَاِنَّ الصَّلَاةَ عَلَىَّ زَكٰوةٌ لَّكُمْ ، وَ سَلُوااللّٰهَ لِىَ الْوَسِيْلَةَ . قَالَ: فَاِمَّا حَدَّثَنَا وَ اِمَّا سَأَلْنَاهُ ، قَالَ: اَلْوَسِيْلَةُ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِى الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ ، وَ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ .

..... ۳۶۲:۱ (۵۲۹) پر، ترمذی نے ۴۱۳:۱ (۲۱۱) پر روایت کیا اور فرمایا: حدیث جابر، محمد بن منکدر کی حدیث کے مقابلے میں [صحیح] حسن غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ شعیب بن ابوحمزہ کے علاوہ کسی اور راوی نے اس کو روایت کیا ہو۔ ابن ماجہ نے ۲۳۹:۱ (۷۲۲) پر، اسماعیل القاضی نے ۲۰ (۴۹) پر، ابن خزیمہ نے ۲۲۰:۱ (۴۲۰) پر ابن السنی نے "عمل اليوم الليلة" ۸۷ (۹۵) پر اور بیہقی نے ۴۱۰:۱ پر روایت کیا۔ آخری الفاظ جسے مصنف نے ذکر کیا اسے حارث بن ابواسامہ نے "ہیثمی کی زوائد" سے ۹۶۲:۲ (۱۰۶۲) پر روایت کیا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی "مسند" میں روایت کیا جیسا کہ "القول البديع" ص ۱۸۷ پر ہے۔ مناوی نے "التيسير" ۹۳:۲ پر اسے حسن قرار دیا، اور یہ اسی طرح اپنے شواہد کے ساتھ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھ پر درود بھیجو بیشک مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوۃ ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ (راوی نے کہا یا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی یا ہم نے ان سے سوال کیا) فرمایا: وسیلہ جنت میں ایک بلند درجہ ہے جسے ایک شخص کے سوا کوئی حاصل نہ کر سکے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ مرد میں ہی ہوں گا۔

اسے حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن النمیر ی نے کتاب ''الاعلام'' میں روایت کیا۔(۱)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

(۱) بہرحال کتاب الاعلام وہ "اَلْاِعْلَامُ بِفَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ" ہے۔اس کا ایک خطی نسخہ حلب کے "المكتبة الاحمدية" میں ہے۔اس کے مؤلف ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن علی النمیر ی المالکی ہیں جو کہ متقن حفاظ سے ہیں۔ ٥٤٤ ھ میں وفات پائی۔

ان کے حالات ابن فرحون نے "اَلدِّيْبَاجُ الْمُذْهَب" ص ٣١٤ پر اور ابن بشکوال نے "الصلة" (١٢٩٩) پر بیان کئے ہیں۔دیکھیں: "غریب ص ٧٨"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباب الخامس

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی طرف درود پہنچانے میں

الحدیث الحادی والعشرون: (۲۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یَا عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَعْطٰی مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ. وَ فِیْ لَفْظٍ: اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ. وَ هُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلٰی یَوْمِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلَاةً اِلَّا قَالَ: یَا اَحْمَدُ! فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ. بِاسْمِهٖ وَ اِسْمِ اَبِیْهِ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ کَذَا وَ ضَمِنَ الرَّبُّ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا، وَ اِنْ زَادَ زَادَ اللّٰهُ. (۱)

---

(۱) اسے بزار نے "کشف الاستار" ۴:۴۷ (۳۱۶۲) پر روایت کیا۔ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" ۱۰:۱۶۲ پر زائد روایت کیا، انہوں نے اس کی نسبت طبرانی کی طرف کی اور وہ مطبوع کی قسم میں نہیں ہے۔ اور نعیم بن ضمضم اور عمران بن حمیری کی وجہ سے اس روایت کو ضعیف کہا۔

اسے بخاری نے "التاریخ الکبیر" ۶:۴۱۶ (۲۸۳۱) پر ابن حمیری کے ترجمہ کے تحت روایت کیا۔ ابو عاصم نے ۴۲ (۵۱) پر، تیمی نے "الترغیب والترھیب" ۲:۳۱۹ (۱۶۷۱) پر روایت کیا۔ منذری نے "الترغیب والترھیب" ۲:۴۹۹ پر اسے ضعیف کہا۔ سخاوی کے کلام سے "القول البدیع" ص ۱۶۵ پر ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث مقارب ہے۔

بہر حال لفظ اخیر: پس اسے طبرانی نے "الکبیر" ۸:۱۳۴ (۷۶۱۱) پر روایت کیا لیکن ابو امامہ باہلی کی حدیث سے اور مؤلف کا لفظ اس کا موہم ہے۔

.....بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے عمار بن یاسر! بیشک اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کو تمام مخلوق کے برابر سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ''تمام مخلوق کے نام بتائے ہیں''

اور وہ میری قبر پر قیامت کے دن تک کھڑا رہے گا۔ میری امت سے جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ فرشتہ (اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر) کہتا ہے: اے احمد! فلاں بن فلاں آپ پر اس طرح درود پڑھ رہا ہے اور رب عزوجل نے ضمانت دی ہے کہ آپ کی امت سے جو شخص آپ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اگر وہ شخص زیادہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر زیادہ رحمتیں بھیجے گا۔

اسے بزار نے اپنی ''مسند'' میں روایت کیا اور اسے ابن عساکر نے مختلف طرق سے روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَعْطَانِیْ مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَقُوْمُ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا یُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا قَالَ: فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِاسْمِہٖ وَ اِسْمِ اَبِیْہِ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَیُصَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَکَانَھَا عَشْرًا.

بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عطا فرمایا ہے جو میرے وصال پر میری قبر پر کھڑا ہوگا۔ پس جب کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا تو یہ فرشتہ اس کا اور اس کے

صفحہ گذشتہ کا حاشیہ

ہیثمی نے ''المجمع'' ۱۰: ۱۶۲ پر ان سے ذکر کیا: اس میں موسیٰ بن عمیر قرشی اعمی ہے اور وہ بہت ضعیف ہے۔ اور سخاوی نے ''القول البدیع'' ص ۱۶۷ پر فرمایا: ابوحاتم نے ان (موسیٰ بن عمیر) کی تکذیب کی ہے۔ پس مصنف کا قول ''اس کا سند جید ہے'' صحیح نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باپ کا نام لے کر کہے گا کہ فلاں بن فلاں آپ پر درود پڑھتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اور ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ کَانَ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا.

جس نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرماتا ہے۔ یہ ایک فرشتے کے سپرد کیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ اس درود شریف کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔

اسے طبرانی نے اپنی ''معجم کبیر'' میں روایت کیا اور اس کی سند جید ہے۔

الحدیث الثانی والعشرون: (۲۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی الدُّنْیَا، وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ: سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَۃِ، وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا، ثُمَّ یُوَکِّلُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِذٰلِکَ مَلَکًا یُدْخِلُہٗ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا یُدْخِلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا، یُخْبِرُنِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بِاسْمِہٖ وَ نَسَبِہٖ اِلٰی عَشِیْرَتِہٖ، فَاُثْبِتُہٗ عِنْدِیْ فِیْ صَحِیْفَۃٍ بَیْضَاءَ.(۱)

---

(۱) اسے بیہقی نے "الشعب" ۲:۶ ۲۸۷(۲۷۷۳) اور "حیاۃ الانبیاء" ۹۳:(۱۳) پر روایت کیا، اور اس پر تعلیق دیکھیں۔

اور اسے ابوالقاسم تیمی نے "الترغیب والترھیب" ۲: ۳۲۰(۱۶۷۴) پر اور سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۳۰ پر روایت کیا اور اسے ضعیف کہا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیشک قیامت کے دن ہر جگہ تم سے میرے زیادہ قریب وہی ہوگا جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجے گا۔ جو مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات سو بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر آخرت کی حاجتیں اور تیس دنیا کی حاجتیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود شریف کو ایک فرشتہ کے سپرد کرے گا جسے وہ میری قبر میں لائے گا جیسے تم پر تحائف اور ہدیے پیش کئے جاتے ہیں۔ فرشتہ اس شخص کا نام اور حسب ونسب بتا کر مجھے خبر دے گا کہ یہ درود شریف فلاں نے بھیجا ہے پس میں اسے ایک سفید روشن صحیفہ میں محفوظ رکھوں گا۔

اسے بیہقی نے اس جز میں ذکر کیا ہے جس جز میں حیات الانبیاء کا ذکر کیا ہے اور اسے بشکوال نے ذکر کیا۔

اسے ابوالیمن ابن عساکر نے روایت کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کئے:

اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ کَعِلْمِیْ فِی الْحَیَاۃِ .

بیشک میرا علم میرے وصال کے بعد، زندگی میں میرے علم کی طرح ہے۔

الحدیث الثالث والعشرون: (۲۳)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَ لَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا ، وَ لَا تَتَّخِذُوْا بَیْتِیْ عِیْدًا ، صَلُّوْا عَلَیَّ وَ سَلِّمُوْا فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ وَ سَلَامَکُمْ تَبْلُغُنِیْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ . (۱)

(۱) اسے اسماعیل القاضی نے روایت کیا ہے اور ان کی روایت پر کلام آئے گا، اور ضیاء المقدسی کی کتاب کی یہ قسم ابھی طبع نہیں ہوئی۔ اور ان دونوں کے علاوہ اس حدیث کو ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ پس یہ روایت حضرت علی بن ابو طالب اور ان کے بیٹے حضرت حسن اور ان کے پوتے حسن بن حسن ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ اور میرے گھر کو عید نہ بناؤ۔ مجھ پر صلاۃ وسلام پڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہو بیشک تمہارا صلاۃ وسلام میرے پاس پہنچ جاتا ہے۔

اسے حافظ ضیاء الدین مقدسی نے مسنداً اور اسماعیل قاضی نے مرسلاً روایت کیا۔ اور شیخ تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی السبکی نے فرمایا: یہ حدیث ''سنن ابو داؤد'' میں سلام کے ذکر کے بغیر ہے، اور اس روایت میں لفظ سلام کی زیادتی ہے۔

الحديث الرابع والعشرون: (٢٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ ، وَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا ، وَ لَا

بہرحال حدیث علی کو اسماعیل القاضی نے ١٠ (٢٠) پر علی زین العابدین بن الحسین السبط عن ابیہ الحسین کے طریق سے روایت کیا۔ اسی طرح ابن ابی شیبہ نے ٢: ٣٧٥ پر، ابن ابی عاصم نے ٢٨ (٢٦) پر اور ابویعلی نے ١: ٣٦١ (٣٦٩) پر روایت کیا۔ اور اسے سخاوی نے "القول البدیع" ص ٢٨٨ ہر ذکر کیا اور اس کے بارے میں فرمایا: حدیث حسن ہے۔

بہرحال حدیث الحسن بن علی کو سوائے ضیاء المقدسی کے، ابویعلی نے ٦: ١٧٠ (٦٧٢٨) پر روایت کیا۔ طبعۃ دار القبلۃ۔ اور اس میں عبداللہ بن نافع ہیں۔ اور اس میں سلام کے لفظ کی زیادتی ہے جس کی طرف سبکی نے اشارہ کیا ہے۔ ہیثمی نے ٢: ٢٤٧ پر اور سخاوی نے ص ٢٢٨ پر کہا: ضعیف ہے۔ اور اسے طبرانی نے "الکبیر" ٣: ٨٢ (٢٧٢٩) پر اور "الاوسط" ١: ٢٣٨ (٣٦٧) پر سلام کی زیادتی کے بغیر روایت کیا۔ اور اس میں عبداللہ بن نافع نہیں ہیں۔ ہاں! اس روایت میں حمید بن ابوزینب ہیں جن کے بارے میں ہیثمی نے ١٠: ١٦٢ پر کہا کہ میں انہیں نہیں جانتا۔

بہرحال الحسن بن الحسن بن علی کی روایت مرسلہ ہے۔ پس یہ "مصنف عبدالرزاق" ٣: ٥٧٧ (٦٧٢٦) پر اور "مصنف ابن ابی شیبۃ" ٢: ٣٧٥، ٣: ٣٤٥ پر ہے۔ اس روایت پر ذہبی نے "المیزان" ٤: ٤٨٣ پر تعلیق لکھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا ، وَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ . (۱)

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اور میری قبر کو عید نہ بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہو بیشک تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

اسے ابوداؤد نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

الحدیث الخامس والعشرون: (۲۵)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَکْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ ، وَ اِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا . قَالَ: قُلْتُ : وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ: وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ . (۲)

---

(۱) اسے ابوداؤد نے ۲:۵۳۴ (۲۰۴۲) پر، احمد نے ۲: ۳۶۷ پر، بیہقی نے "حیاۃ الانبیاء" ۹۵: (۱۴) پر روایت کیا۔ نووی نے "الاذکار" ۱۶۱ (۲۹۷) پر ذکر کیا اور اس کی نسبت ابوداؤد کی طرف کی اور اسے صحیح کہا۔ سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۲۶ پر ذکر کیا اور نووی کی موافقت کی۔

(۲) اَلـلَّـفْـظُ الْاَوَّل : اسے ابن ماجہ نے ۱:۵۲۴ (۱۶۳۷) پر روایت کیا۔ سخاوی نے اس روایت کی "القول البدیع" ص ۲۳۳ پر ابن ماجہ کی طرف نسبت کی اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں لیکن یہ روایت منقطع ہے۔

اَلـلَّـفْـظُ الثَّانِی : یہ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے نہ کہ اس طرح جس طرح مؤلف نے وہم کیا ہے کہ یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے اسے فرشتے میرے پاس پیش کرتے ہیں جب تک آدمی پڑھتا رہتا ہے وہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا وفات کے بعد بھی؟ آپ نے فرمایا: ہاں وفات کے بعد بھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے اجسام کو مٹی پر حرام فرما دیا ہے پس اللہ کا نبی زندہ ہے انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

اسے ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں اور طبرانی نے اپنی ''معجم'' میں روایت کیا ہے۔

اسے احمد نے ٤:٨ پر، ابوداؤد نے ١:٦٣٥(١٠٤٧)، ٢:١٨٤(١٥٣١) پر اور حاکم نے ١:٢٧٨ پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے اور شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔ نیز یہ روایت حاکم نے ٤:٥٦٠ پر درج کی اور فرمایا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے روایت نہیں کیا۔ اسے ابن حبان نے اپنی "صحیح" ٣:١٩٠(٩١٠) پر، امام نسائی نے ١:٥١٩ (١٦٦٦) پر، ابن ماجہ نے ١:٣٤٥، ٥٢٤ (١٠٨٥، ١٦٣٦) پر، اسماعیل القاضی نے ١١(٢٢) پر، بیہقی نے اپنی "سنن" ٣:٢٤٨ پر اور "حیاۃ الانبیاء" ٨٧(١٠) پر روایت کیا۔

اور ''أُرِمْتَ'' یعنی بلیت "النهاية" ١:٤ میں کسرہ کے ساتھ، اور "القول البديع" ص ٢٤ میں فتح کے ساتھ ہے۔

تنبیہ: اس حدیث کو ابن ماجہ نے پہلی جگہ (١٠٨٥) پر حضرت شداد بن اوس ﷺ سے، اور دوسری جگہ (١٦٣٦) پر حضرت اوس بن اوس ﷺ سے روایت کیا ہے اور یہ صحیح ہے۔ مزی نے "تحفة الاشراف" ٢:٤ (١٧٣٦) پر اور سخاوی نے "القول البديع" ص ٢٣٢ پر اس بات پر متنبہ کیا ہے کہ ابن ماجہ کو شداد بن اوس ﷺ کے نام میں وہم ہو گیا ہے، اور اس پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ ابن ماجہ نے مذکورہ دونوں جگہوں میں اس حدیث کو ابن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث "مصنف ابن ابی شیبہ" ٢:١٤٩، ٥١٦ پر حضرت اوس بن اوس ﷺ کی حدیث سے ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اور دیکھیں "غریب" ص ٨٠

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ایک روایت میں ہے:

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَ فِیْهِ قُبِضَ ، وَ فِیْهِ النَّفْخَةُ ، وَ فِیْهِ الصَّعْقَةُ ، فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِیْهِ ، فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ کَیْفَ تُعْرَضُ عَلَیْکَ صَلَاتُنَا وَ قَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ .

بیشک تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔اسی دن آدم (علیہ السلام) کی تخلیق ہوئی، اسی دن وصال ہوا، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن بڑی چیخ ہوگی۔پس تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ وہ اس دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کا جسم اطہر تو مٹی بن جائے گا۔آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

اسے امام احمد ، ابوداؤد اور حاکم نے ''مستدرک'' میں اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا۔

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباب السادس

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کے وجوب میں

الحديث السادس والعشرون: (٢٦)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .(١)

---

(١) میں اس حدیث پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے واقف ہوا جیسا کہ مؤلف نے فرمایا، نسائی کے نزدیک ٢٠:٦ (٩٨٨٥) اسناد منقطع کے ساتھ۔ اور میں ان کے بیٹے حضرت حسین سبط رضی اللہ عنہما کی روایت سے واقف ہوا۔ اسی طرح اسے امام احمد نے ١٧٧:٣ (١٧٣٧) پر اور طبعہ قدیمہ میں ٢٠١:١ پر روایت کیا۔ نسائی نے ٣٤:٥ (٨١٠٠)، ١٩:٦ (٩٨٨٤) پر، اسماعیل القاضی نے ١٤ (٣٢) پر، ابن ابی عاصم ٣١ (٣٠) پر، ابن حبان نے ١٨٩:٣ (٩٠٩) پر اور طبرانی نے "الکبیر" ١٢٧:٣ (٢٥٨٥) پر روایت کیا۔ ہیثمی نے ان کی طرف نسبت پر اکتفا کیا، ١٦٤:١٠، باوجود اس کے کہ یہ روایت مسند میں ہے۔ اسے یحیی الحمانی اور ابن السنی نے ٣٣٧ (٣٨٢) پر ضعیف کہا، اور حاکم نے ٥٤٩:١ پر اس روایت کو صحیح کہا اور ذہبی نے اور ابن عدی نے ٩٠٦:٣ پر ان کی موافقت کی۔

بہر حال ترمذی کے نئے طبعات اور اصول قدیمہ مختلف ہیں۔

پس طبعہ حمص (٣٥٤٠) پر ہے یہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ سنن سے امام مزی کی اصل اس کی تائید کرتی ہے جیسا کہ "التحفة" (١٠٠٧٢) پر ان کا صریح کلام ہے، اور دیکھیں: (٣٤١٢)

اور طبعہ مصر میں ہے: اور طبعہ بیروت اسی کا عکس ہے، (٣٥٤٦) یہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ہے۔ اور حافظ ابن حجر کی اصل اس کی تائید کرتی ہے۔ جیسا کہ "النکت الظراف" میں ان کا صریح کلام ہے۔ دونوں سابقہ جگہیں "التحفة" سے ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

دارقطنی نے "العلل" ١٠١:٣ (٣٠٤) پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت پر ترجیح دی ہے جو منقطع ہے جیسا کہ میں نے اپنا کلام میں روایت زائدہ کی طرف منسوب گزرا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخیل (کنجوس) وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

ایک روایت میں ''ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ'' کی بجائے ''فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ'' ہے۔

اسے نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی 'صحیح' میں، حاکم نے 'مستدرک' میں اور ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں روایت کیا اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث السابع والعشرون: (٢٧)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک دن (گھر سے) نکلا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَبْخَلِ النَّاسِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، فَذٰلِكَ اَبْخَلُ النَّاسِ.(١)

---

(١) اَلـلَّفْظُ الْاَوَّل: اسے ابن عاصم نے ٣٠(٢٩) پر روایت کیا۔ اسماعیل القاضی ١٦(٣٧) پر کے نزدیک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اس کا شاہد ہے لیکن اس میں اہل دمشق سے ایک مبہم شخص ہے۔ اور جیسا کہ "بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث" ٢:٩٦٣ (١٠٦٤) پر ہے۔ اسی لئے سخاوی نے اس کے بارے میں "القول البديع" ص ٢١٩ پر کہا: اور حدیث غریب ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں لیکن ان میں ایک شخص مبہم ہے جسے میں نہیں پہچانتا۔

دیکھیں: "المطالب العالية" ٣:١١٢۔١١٤(٢٠٢٣) اس پر تعلیق کے ساتھ۔

اَلـلَّفْظُ الثَّانِي: اسے اسماعیل القاضی نے ١٦:(٣٨) پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ سخاوی نے "القول البديع" ص ٢١٨ پر ذکر کیا اور کہا: اس کے راوی ثقہ ہیں نیز یہ روایت مرسل ہے اور اس کے ماقبل کی احادیث اس کو قوی کر رہی ہیں۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اس کا ایک شاہد ہے، فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حَسْبُ الْعَبْدِ مِنَ الْبُخْلِ اِذَا ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ اَلَّا يُصَلِّيَ عَلَيَّ.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں کہ سب سے بڑا بخیل (کنجوس) کون ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے پس وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَهٗ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ .

کسی شخص کے بخل سے اتنا کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

اسے اسماعیل قاضی نے روایت کیا۔

الحدیث الثامن والعشرون: (۲۸)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ، وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ فَانْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُغْفَرَ لَهٗ ، وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ اَبَوَاهُ عِنْدَهُ الْکِبَرَ فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ . (۱)

---

(۱) اسے احمد نے ۲:۲۵٤ پر اور ترمذی نے ٥:٥١٤ (۳٥٤٥) پر روایت کیا اور اس روایت کے متعلق فرمایا: اس وجہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اسے بخاری نے "الادب المفرد" ۲۲٥ (٦٤٦) پر روایت کیا۔ اسماعیل القاضی نے ۹ (۱٦) پر، ابن ابی عاصم نے ٥۱ (٦٥) پر "اُرغم اللّٰہ ....." کے الفاظ سے روایت کیا۔ ابن خزیمہ نے ۳:۱۹۲ (۱۸۸۸) پر، ابن حبان نے ۳:۱۸۹ (۹۰۸) پر، حاکم نے ۱:٥٤۹ پر ان سے پہلا فقرہ روایت کیا۔ اور سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۱۲ پر اس روایت کے لئے حاکم کی تصحیح نقل کی اور مطبوع میں کوئی شی نہیں ہے۔

اور دیکھیں "غریب" ۸۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا، ذلیل وخوار ہو وہ شخص جسے رمضان کا مہینہ آیا اور اپنے گناہوں کی بخشش سے پہلے گزر گیا، ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس نے اپنے پاس اپنے بوڑھے والدین کو پایا اور وہ ان کو جنت میں داخل نہ کرا سکے۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا۔

الحديث التاسع والعشرون: (٢٩)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ . (١)

اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔

---

(١) اَللَّفْظُ الْاَوَّل : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ اسے ابن ابی عاصم نے ٦١ (٨٠) پر، طبرانی نے "الکبیر" ٦:١٢١ (٥٦٩٨) پر روایت کیا۔ سخاوی نے "القول البدیع" ص ٢٥٠ پر کہا: اس کی سند ضعیف ہے۔ مؤلف کا اور اسی طرح سخاوی کا اس حدیث کی نسبت ابن ماجہ کی طرف کرنا غیر دقیق ہے، جبکہ ابن ماجہ کے لفظ، وہ دوسری حدیث کے لفظ ہیں۔

اَللَّفْظُ الثَّانِي: نیز حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ اسے ابن ماجہ نے ١:١٤٠ (٤٠٠) پر روایت کیا۔ اس کے متعلق بوصیری نے "مصباح الزجاجة" ١:١١١ پر کہا: یہ اسناد ضعیف ہے کیونکہ محدثین کا عبدالمہیمن کے ضعف پر اتفاق ہے۔ طبرانی نے "الکبیر" ٦:١٢١ (٥٦٩٩) پر اور دارقطنی نے ١:٣٥٥ (٥) پر روایت کیا اور کہا: عبدالمہیمن قوی نہیں ہے۔ حاکم نے ١:٢٦٩ پر روایت کیا اور کہا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر روایت نہیں کی گئی پس انہوں نے عبدالمہیمن کی روایت درج نہیں کی۔ ذہبی نے کہا: عبدالمہیمن واہی ہے،

اَللَّفْظُ الثَّالِث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہیں اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نہیں ہے۔ اس کو دارقطنی نے ١:٣٥٥ (٤) پر روایت کیا اور کہا: عمرو بن شمر اور جابر ضعیف ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسے ابن ماجہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ .

اس شخص کی نماز نہیں جس اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا۔

اور ایک روایت میں ہے:

"لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِطُهُوْرٍ وَ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ" اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ .

نماز طہارت اور مجھ پر درود پڑھے بغیر قبول نہیں کی جائے گی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ.

اسے دار قطنی نے روایت کیا۔

الحديث الثلاثون : (۳۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةَ . (۱)

---

(۱) **اللفظ الاول:** اسے ابن ماجہ نے ۱:۲۹۴ (۹۰۸) پر روایت کیا۔ بوصیری نے ۱:۲۸۲ پر کہا: اس کی اسناد جبارہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور اسے جبارہ کے طریق سے نیز طبرانی نے "الکبیر" ۱۲:۱۸۰ (۱۲۸۱۹) پر روایت کیا، اور یہ حدیث ان کی مناکیر سے ہے جیسا کہ "القول البدیع" ص ۲۱۴ پر ہے۔

اللفظ الثانی والثالث: اسے اسماعیل القاضی نے ۱۷، ۱۸ (۴۱، ۴۴) پر جعفر الصادق عن ابیہ محمد الباقر کے طریق سے مرسل روایت کیا۔ ابن ابی شیبہ نے ۱۱:۵۰۷ (۱۱۸۴۲) پر، بیہقی نے "الشعب" ۴:۲۰۵ (۱۴۷۲) پر اور ابن ابی عاصم نے ۶۴:(۸۳) پر، ان سب نے مرسل روایت کیا جیسا کہ میں نے ذکر کیا، نہ اس طرح جیسے مؤلف نے اسے علی زین العابدین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔

اسے اسماعیل قاضی نے مرسلاً روایت کیا، اس کی اسناد حسن ہے۔

اسے طبرانی نے متصل روایت کیا اور اس روایت کے الفاظ یہ ہیں:

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَخَطِيءَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ ، خَطِيءَ طَرِيقَ الْجَنَّةَ .

جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پس وہ مجھ پر درود پڑھنے سے چوک گیا وہ جنت کے راستہ سے بہک گیا۔

اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ سے روایت کیا:

رضی اللہ عنہ کی مراسیل سے بنایا۔

ہاں، اسے طبرانی نے "الکبیر" ۳:۱۲۸(۲۸۸۷) پر فطر بن خلیفہ عن ابی جعفر محمد الباقر عن ابیہ علی زین العابدین عن ابیہ الحسین السبط رضی اللہ عنہم کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا۔ اور اس میں بشیر الکندی ضعیف ہے جیسا کہ اسے "المجمع" ۱۰:۱٦٤ پر کہا۔ لیکن حدیث، ان روایات سے قوی ہو جاتی ہے۔

اللفظ الرابع: اسے بیہقی نے "الشعب" ٤:۲۰٦ (۱٤۷۳) پر روایت کیا۔

اللفظ الخامس: یہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہے۔ اسے ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلۃ" ٦:۳۳۳(۳۸۱) پر روایت کیا، اسے نووی نے "الاذکار" ۱٦۲(۳۰۱) پر اور سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۱۳ پر روایت کیا۔

اللفظ السادس: سخاوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور مروزی کے لئے اس کی نسبت کی۔ اور اس میں وہ راوی ہے کس کا نام نہیں لیا۔ بہر حال ان کا قول "خطیء" پس سخاوی نے اسے "القول البدیع" ص ۲۲۳ پر خاء کے فتح، طاء کے کسرہ اور آخر میں ہمزہ کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ اور "النہایۃ" ۲:٤٤ سے نقل کیا ہے کہ اس کا معنی ہے: أَثِمَ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ، فَقَدْ شَقِيَ .

جو مجھے درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے بہک گیا۔

اور اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہی الفاظ سے روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ، فَلَا دِيْنَ لَهُ .

جس کے پاس میرا ذکر ہوا پس اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا بیشک وہ شقی (بد بخت) ہے۔

اور ایک روایت میں ہے:

مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلَا دِيْنَ لَهُ .

جس نے مجھ پر درود نہ بھیجا اس کا کوئی دین نہیں۔

اور یہ روایت محمد بن حمدان المروزی نے ذکر کی۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباب الحادی

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کی کیفیت میں

الحدیث الحادی والثلاثون: (۳۱)

حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: سلام تو ہم جانتے ہیں کہ کیسے پڑھا جاتا ہے لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . (۱)

تم یوں کہو اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو برکت دے حضرت محمد (ﷺ) کو اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم

---

(۱) اسے بخاری نے ۶:۴۰۸ (۳۳۷۰) ، ۸:۵۳۳ (۴۷۹۷) ، ۱۱:۱۵۲ (۶۳۵۷) پر، مسلم نے ۱:۳۰۵ (۴۰۶) پر، عبدالرزاق نے ۲:۲۱۲ (۳۱۰۵) پر، ابن ابی شیبہ نے ۲:۵۰۷ پر، احمد نے ۴:۲۴۱، ۲۴۳ پر، الدارمی نے ۱:۳۵۶ (۱۳۴۲) پر، ابوداؤد نے ۱:۵۹۹ (۹۷۶) پر اور ترمذی نے ۲:۳۵۲ (۴۸۳) پر روایت کیا، اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نسائی نے ۱:۳۸۲ (۱۲۱۰)، ۶:۱۹ (۹۸۸۲) ، ۹۷ (۱۰۱۹۱) پر، ابن ماجہ نے ۱:۲۹۳ (۹۰۴) پر، ابن ابی عاصم نے ۱۸ (۱۱) پر اور ابن حبان نے ۳:۱۹۳ (۹۱۲)، ۵:۲۸۶، ۲۹۵ (۱۹۵۷، ۱۹۶۴) پر روایت کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام کو برکت دی بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث الثاني والثلاثون: (٣٢)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّشَهُّدَ . كَفِّیْ بَیْنَ كَفَّیْهِ . كَمَا یُعَلِّمُنِی السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ . (١)

رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد اس طرح سکھایا جیسے قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے اور میرا ہاتھ حضور ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھوں میں تھا۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ..... تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اے نبی (ﷺ)! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی

(١) اسے بخاری نے ١١:٥٦ (٦٢٦٥) پر اور (٨٣١) نمبر پر روایت کیا، اس کے اطراف دیکھیں: اور بعض میں دوسری روایات کی زیادات ہیں، اسے مسلم نے ١:٣٠١ (٤٠٢) پر روایت کیا، اور اس میں زیادات ہیں۔ اور اسے الطیالسی نے ٣٦:(٢٧٥) پر، ابن ابی شیبہ نے ١:٢٩١ پر، احمد نے ١:٤٢٢، ٤٥٠ پر، ابوداؤد نے ١:٥٩١ (٩٦٨، ٩٦٩) پر روایت کیا اور اس میں زیادات ہیں۔

ترمذی نے ٢:٨١ (٢٨٩) پر روایت کیا اور کہا: تشہد میں یہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔

نسائی نے ١:٢٥٢ (٧٥٩) پر، ابن ماجہ نے ١:٢٩١ (٩٠٠) پر، طبرانی نے "الکبیر" ١٠:٥٠ (٩٩١٥) پر اور دارقطنی نے ١:٣٥٤ پر (مطولا) روایت کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلَاۃِ فَلْیَقُلْ: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ ..... ، وَ ذَکَرَ فِیْہِ ، فَاِنَّکُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یہ کہنا چاہیے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ .....اور آپ ﷺ نے اس میں ذکر فرمایا: پس جب تم یہ کر چکے تو بیشک تم نے زمین و آسمان میں ہر نیک بندے پر سلام بھیج دیا۔

اور اسی میں ہے:

فَلْیَتَخَیَّرْ مِنَ الْمَسْأَلَۃِ مَا شَاءَ .

پس جو سوال کرنا چاہے اسے اختیار ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

شیخ تقی الدین بن دقیق العید نے فرمایا: تشہد میں یہ سب سے زیادہ صحیح روایت کیا گیا ہے۔

اور مبسوط میں ہے: حضرت خصیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَثُرَ الْاِخْتِلَافُ فِیْ اِنَّکَ التَّشَھُّد ، فَمَا تَأْمُرُنِیْ اَنْ آخُذَ بِہٖ. فَقَالَ ﷺ بِتَشَھُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ .

یا رسول اللہ! تشہد کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے۔ آپ مجھے کس تشہد کے اختیار کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پس آپ ﷺ نے فرمایا: ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے تشہد کو اختیار کرو۔

الحديث الثالث والثلاثون: (٣٣)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر سلام پڑھنا جانتے ہیں۔ لیکن آپ پر (صلوۃ) درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ، وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، [وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ، كَمَا رَحِمْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ] وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . (١)

تم اس طرح کہو! اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ بیشک

(١) اسے ابن جریر الطبری نے ١٢:٤٣ پر روایت کیا۔ سخاوی نے "القول البدیع" میں اس کے بعض راویوں کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا کیونکہ یونس نے اس راوی کا نام نہیں لیا جس نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور کہا: کہ یہ لفظ اسی طریق سے آئے ہیں۔

اور ابن دقیق العید کا قول ہے: کہا گیا ہے کہ یہ تشہد میں مروی سب سے زیادہ صحیح ہے، انہوں نے یہ بات "عمدة الاحكام" ص ٣٦٠ پر حدیث (١٢٠) کی شرح میں کہی۔ اس قول کی اصل امام ترمذی کا قول ہے جو انہوں نے اپنی "سنن" میں حدیث (٢٨٩) کے بعد کہا ہے۔ پھر ترمذی نے کلمات کے بعد خصیف کی خواب لکھی جسے مؤلف نے سرخسی کی "المبسوط" ١:٢٨ سے نقل کیا اور اسے ترمذی کی طرف منسوب کیا۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر.....)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔[اور رحمت نازل فرما حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے رحم فرمایا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔] اور تو برکت دے حضرت محمد (ﷺ) کو اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو برکت دی بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

اسے ابن جریر نے اپنی سند سے روایت کیا۔

اس حدیث کے علاوہ بھی روایت کی گئی ہے اور اس میں ان الفاظ کے علاوہ کثیر الفاظ ہیں۔

الحدیث الرابع والثلاثون: (۳٤)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور ہم بھی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر سلام پڑھنا جانتے ہیں لیکن جب ہم نماز پڑھیں تو آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ کیا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ کہیں؟ (راوی کہتے ہیں)

رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم پسند کرنے لگے کہ یہ سوال نہ ہی کرتے۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا اَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ

ان کا قول: "رَحِمْتَ" ہی صحیح ہے جیسا کہ اسے سخاوی نے "القول البدیع" ص ۱٤۱ پر صغانی سے نقل کیا اور اس کے ماسوا خطا ہے۔اسے دیکھیں۔اور جو بریکٹوں میں ہے وہ مخطوطہ سے زیادہ ہے۔اور میں نے مصادر التخریج میں نہیں دیکھا۔ابن دقیق العید اور مبسوط سے نقل حدیث (۳۳) کے پیچھے آئی ہے اور اس کا مناسب محل یہاں [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ ، وَالسَّلَامُ کَمَا عَلِمْتُمْ . (۱)

جب تم مجھ پر درود بھیجنا چاہو تو یوں کہو: اے اللہ تو درود بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر جو اُمی نبی ہیں۔ اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ اور تو برکت نازل فرما حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ اور سلام بھیجو جیسے تم جانتے ہو۔

اور روایت کیا گیا ہے: ''کَمَا عُلِّمْتُمْ'' عین کے ضمہ اور لام کی تشدید کے ساتھ، جیسا تمہیں سکھایا گیا۔ یعنی وہ سلام جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تشہد میں

(۱) اسے احمد نے ٤:١١٩ پر، ابن خزیمہ نے ١:٣٥٢ (٧١١) پر اور حاکم نے ١:٢٦٨ پر روایت کیا، اور کہا: یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔ اور ان کے نزدیک اس کے آخر میں "وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ" ہے۔

اور اسے مالک نے "مؤطا" ١:١٦٥ (٦٧) پر، عبدالرزاق نے ٢:٢١٢ (٣١٠٨) پر دارمی نے ١:٣٥٦ (١٣٤٢) پر، مسلم نے ١:٣٠٥ (٤٠٥) پر، ابوداؤد نے ١:٦٠٠ (٩٨٠) پر اور ترمذی نے ٥:٣٣٤ (٣٢٢٠) پر روایت کیا، اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی نے ١:٣٨١ (١٢٠٩)، ٦:١٨ (٩٨٧٨)، ٤٣٦ (١١٤٢٣) پر، اسماعیل القاضی نے ٢٧ (٦٣) پر، ابن ابی عاصم نے ١٣ (٣) پر، طبرانی نے "الکبیر" ١٧:٢٥١ (٦٩٨) پر، ابن حبان نے ٥:٢٨٩ (١٩٥٩) پر، دارقطنی نے ١:٣٥٤۔٣٥٥ پر روایت کیا اور کہا: یہ اسناد حسن متصل ہے۔ بیہقی نے "السنن" ٢:١٤٦،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گزرا اور وہ یہ ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔اے نبی (ﷺ)! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

اسے امام احمد، ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا۔

الحدیث الخامس والثلاثون: (۳۵)

حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ . (۱)

اے اللہ تو درود بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر، آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذریت پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا۔ اور برکت نازل فرما حضرت محمد (ﷺ) پر، آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذریت پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

---

(۱) اسے امام بخاری نے ۶:۴۰۷ (۳۳۶۹)، ۱۱:۱۶۹ (۶۳۶۰) پر، مسلم نے ۱:۳۰۶ (۴۰۷) پر، مالک نے "الموطا" ۱:۱۶۵ (۶۶) پر، احمد نے ۵:۴۲۴ پر مالک کے طریق سے، ابوداؤد نے ۱:۵۹۹ (۹۷۹) پر، نسائی نے ۱:۳۸۴ (۱۲۱۷)، ۶:۲۰ (۹۸۸۷) پر، ابن ماجہ نے ۱:۲۹۳ (۹۰۵) پر، اسماعیل القاضی نے ۲۹ (۷۰) پر، ابن ابی عاصم نے ۱۶ (۸) پر، ابوعوانہ نے ۲:۲۳۴ پر بیہقی نے "السنن" ۲:۱۵۰ پر، "الشعب" ۴:۱۸۶ (۱۴۵۲) پر اور ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلۃ" ۳۴۱ (۳۸۴) پر روایت کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباب الثامن

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے میں

الحديث السادس والثلاثون: (٣٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ سَلَّمَ عَلَيَّ فِيْ شَرْقٍ وَّ لَا غَرْبٍ اِلَّا وَ اَنَا وَ مَلٰئِكَةُ رَبِّيْ نَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؟ قَالَ : وَ مَا يُقَالُ لِكَرِيْمٍ فِيْ جِيْرَتِهٖ وَ جِيْرَانِهٖ مِمَّا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ حِفْظِ الْجَوَارِ وَ حِفْظِ الْجِيْرَانِ . (١)

مشرق ومغرب میں کوئی مسلمان مجھ پر سلام نہیں بھیجتا مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس پر سلام لوٹاتے ہیں۔ کسی نے سوال کیا، یارسول اللہ! مدینہ والوں کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک کریم شخص کے متعلق اپنے ہمسایوں اور اپنی قوم کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا کیا گمان کیا جاتا ہے؟ پڑوس کی حفاظت اور ہمسایوں کی نگہداشت و دیکھ بھال کا تو اسے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

اسے ابونعیم نے طبرانی سے روایت کیا۔

---

(١) اسے ابونعیم نے "الحلیة" ٦:٣٤٩ پر روایت کیا اور کہا: مالک کی حدیث سے غریب ہے، اس کے ساتھ ابومصعب متفرد ہیں۔ اور سخاوی نے "القول البدیع" ص ٢٣٠ پر روایت کیا۔ ان کی سند میں عبداللہ بن محمد العمری ہیں جنہیں وضع کرنے کا متہم کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث السابع والثلاثون: (٣٧)

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ . (١)

بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے پھرتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

اسے نسائی نے اپنی سند سے روایت کیا۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

ان لله ملئكة يَسِيْحُوْنَ فى الارض يبلغونى عن امتى السلام .

بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین میں پھرتے اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

---

(١) اَللَّفْظُ الْاَوَّل: اسے نسائی نے ١:٣٨٠ (١٢٠٥)، ٦:٢٢ (٨٩٩٤) پر، عبدالرزاق نے ٢:٢١٥ (٣١١٦) پر، ابن ابی شیبہ نے ٢:٥١٧ پر احمد نے ١:٣٨٧، ٤٤١، ٤٥٢ پر دارمی نے ٢:٤٠٩ (٢٧٧٤) پر، اسماعیل القاضی نے ١١ (٢١) پر، ابن ابی عاصم نے ٢٩ (٢٨) پر، ابن حبان نے ٩:١٩٥ (٩١٤) پر، طبرانی نے "الکبیر" ١٠:٢١٩ (١٠٥٢٩، ١٠٥٣٠، ١٠٥٢٨) پر، خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" ٩:١٠٤ (٤٦٩٦) پر اور بغوی نے "الشرح السنة" ٣:١٩٧ (٦٨٧) پر روایت کیا۔ سخاوی نے "القول البديع" ص ٢٢٥ پر اس حسن کہا۔

اَللَّفْظُ الْاَوَّل: دارقطنی نے اسے حضرت علی ﷺ سے روایت کیا اسحاق الہمز کی کی حدیث سے جو حصہ لیا ہے (اس میں تخریج کیا ہے) مگر یہ وہم ہے کیونکہ صحیح، ابن مسعود ﷺ ہے جیسا کہ سخاوی نے "القول البديع" ص ٢٢٥: ٢٢٦ پر کہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الثامن والثلاثون: (٣٨)

حضرت ابوقرصافہ جندرہ بن خیشنہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے:

مَنْ أَوَى إِلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ قَرَأَ سُوْرَةَ "تَبَارَكَ الْمُلْكُ" ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ ، وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ ، وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ، اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا ، اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، وَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهٖ مَلَكَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَا مُحَمَّدً ﷺ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ : يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ، فَيَقُوْلُ: وَ عَلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ مِنِّى السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ . (١)

جو شخص اپنے بستر پر آئے پھر وہ سورت ملک (تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ) پڑھے، پھر کہے اے حل وحرم کے رب! اے بلد حرام کے رب! اے رکن، مقام اور مشعر حرام کے مالک! تو میری طرف سے (سیدنا) محمد (ﷺ) کی روح کو تحیت اور سلام پہنچا۔ (چار مرتبہ کہے) تو اللہ عزوجل اس پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ دونوں فرشتے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ! بیشک فلاں بن فلاں آپ کو سلام

---

(١) اسے ابوالشیخ نے کتاب "الثواب" میں روایت کیا جیسا کہ "کنز العمال" ١٥:٣٤٦(٤١٣٢٠) پر ہے۔ اور ان کے طریق سے جیسا کہ سخاوی نے ص ٣١٢ پر کہا:

الدیلمی نے "مسند الفردوس" میں اور اسی طرح ضیاء نے "المختارة" میں روایت کیا اور کہا کہ ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور یہ بہت غریب ہے اس کے بعض راویوں پر کلام کی گئی ہے۔ ابن قیم نے کہا: یہ ابوجعفر کے قول سے معروف ہے اور بے شک یہ اشبہ ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اور دیکھیں: "غریب" ص ٨١

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ تو میں فرماتا ہوں کہ میری طرف سے فلاں بن فلاں کو سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت۔

اسے حافظ ضیاء الدین نے روایت کیا۔

الحديث التاسع والثلاثون: (۳۹)

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ فَصَلُّوْا عَلَيَّ مَعَهُمْ ، فَاِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنَ الْمُرْسَلِيْنَ . (۱)

---

(۱) اَلْلَّفْظُ الْاَوَّل: اسے ابن ابی عاصم نے ۵۳:(۶۹) پر روایت کیا، فیروز آبادی نے "اَلصِّلَاتُ وَالْبُشَر" ص ۵۹ پر اس کی نسبت ابن ابی عاصم کی طرف کی اور کہا: یہ صحیح اسناد کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ اس کا ذکر سخاوی نے "القول البديع" ص ۷۹ پر کیا اور اس کی نسبت "الفردوس" الدیلمی کی طرف کی۔

اس کے شواہد کثیر ہیں۔ ان میں سے ایک وہ روایت ہے جسے بیہقی نے "الشعب" ۳۷۹:۱ (۱۳۰) پر حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ان الفاظ سے روایت کی (صَلُّوْا عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ) اور انہی الفاظ سے عبدالرزاق نے ۲۱۶:۲ (۳۱۱۸) پر روایت کیا۔ اسماعیل القاضی نے ۱۸:(۴۵) پر روایت کیا۔ "القول البديع" ص ۸۰ پر کہا: اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ہے وہ اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کی حدیث مانوس ہوتی ہے۔

ان شواہد میں سے ایک وہ روایت ہے جسے خطیب نے اپنی "تاریخ" ۱۰۵:۸ (۴۲۱۹) پر حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ان الفاظ سے روایت کی (صَلُّوْا عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كَمَا تُصَلُّوْنَ عَلَيَّ فَاِنَّهُمْ بُعِثُوْا كَمَا بُعِثْتُ)

اَلْلَّفْظُ الثَّانِي: جسے مؤلف نے ذکر کیا ہے وہ ۵٤(۷۰) پر ابن ابی عاصم کے نزدیک حضرت انس عن ابی طلحہ سے ہے۔ اس روایت کے بارے میں فیروز آبادی نے ص ۵۹ پر بھی کہا ہے کہ اس سند

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں.....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب تم رسولوں پر درود بھیجو پس تم ان کے ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجو بیشک میں رسولوں سے ایک رسول ہوں۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

اسے ابن ابی عاصم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

اِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَيَّ فَسَلِّمُوْا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ.

جب تم مجھ پر سلام بھیجو تو دوسرے رسولوں پر بھی سلام بھیجو۔

صحیحین (بخاری و مسلم) میں اس سند کے رجال سے احتجاج (استدلال) کیا گیا ہے۔

الحديث الاربعون: (٤٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. (١)

گذشتہ صفحہ کا حاشیہ.....

کے رجال سے صحیحین میں حجت پکڑی گئی ہے۔ اسے ابن حجر نے "نتائج الافکار" میں حسن کہا ہے لیکن عبد بن حمید کے نزدیک حدیث قتادہ بن دعامہ سے روایت مرسلہ کو ترجیح ہے۔ ابن ابی عاصم کی کتاب پر تعلیق دیکھیں۔ سخاوی نے ص ۷۹۔۸۰ پر ابن ابی عاصم کی روایت کو قتادہ کی مراسیل سے بنایا ہے حالانکہ اس طرح نہیں ہے۔

(١) حدیث نمبر چالیس (٤٠) کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں.....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اس پر سلام لوٹاتا ہوں۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ آمِيْن

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حدیث نمبر چالیس (٤٠) کا حاشیہ.....

(١) اسے ابوداؤد نے ٢:٥٣٤(٢٠٤١) پر، احمد نے ٢:٥٢٧ پر، بیہقی نے "السنن" ٥:٢٤٥ پر، "حياة الانبياء" ٩٦(١٥) پر، "مسند اسحاق بن راهويه" (مسند ابی هريرة) ١:٤٥٣(٥٢٦) پر، طبرانی نے "الاوسط" ٤:٨٤(٣١١٦) پر روایت کیا۔ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" ١٠:١٦٢ پر کہا: اس میں عبداللہ بن یزید اسکندرانی ہے میں اسے نہیں پہچانتا۔ مہدی بن جعفر ثقہ ہے اور اس میں اختلاف ہے اور باقی رجال ثقہ ہیں۔ "الفتوحات الربانية" ٣:٣١٥ پر اس پر تعلیق اور سخاوی کی "القول البديع" ص ٢٢٩ دیکھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض احادیث کے مشکل الفاظ کا بیان

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِع : (۹)

قولہ : "اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً" اَلتِّرَۃ : تاء کے کسرہ اور راء کی تخفیف کے ساتھ ہے۔یعنی حسرت جیسا کہ ایک اور روایت میں مفسر آیا ہے۔

اور اس کا معنیٰ 'نقص، کم ہونا' بھی کہا گیا ہے۔اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿.....وَ لَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ۞﴾ (محمد ۴۷:۳۵)

اور تمہارے اعمال (ثواب سے) ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنیٰ (اَلتَّبِعَۃ) تاوان ہے۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ عَشَرَ: (۱۲)

قولہ: "رَوَاہُ ابْنُ بَشْکُوَال" یہ باء موحدہ کے فتح، شین معجمہ کے سکون اور کاف کے ضمہ کے ساتھ ہے۔واؤ کے بعد الف اور پھر لام ہے۔یہ علمیت اور عجمہ یا علمیت اور ترکیب کی بنا پر غیر منصرف ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ عَشَرَ: (۱۸)

قولہ : "اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ"

الوسیلۃ : بیشک نبی کریم ﷺ نے اس کی تفسیر اپنے اس قول سے فرمائی ہے:

جنت میں گھر یا مرتبہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و قولہ : "وَاجْعَلْ فِی الْاَعْلَیْنِ دَرَجَتَہ" اَعلَین لام کے فتح کے ساتھ۔اور اس سے مراد ملاء اعلیٰ ہے اور وہ فرشتے ہیں کیونکہ وہ آسمانوں میں رہتے ہیں۔اور جن، وہ ملاء اسفل ہیں کیونکہ وہ زمین کے باشندے ہیں۔

قولہ : "وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنِ مَحَبَّتَہ" المصطَفَین یہ طاء اور فاء کے فتح کے ساتھ ہے۔اور یہ تین اقوال پر ہے:

(۱) کہا گیا ہے کہ یہ اپنی جنس کے چنے ہوئے افراد ہیں اور اس قول پر رسولوں سے چار ہیں۔حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں اور یہ اولوالعزم نبی اور رسول ہیں۔اور آپ ﷺ ان کے سردار ہیں۔

فرشتوں سے ایک کثیر جماعت ہے جیسے عرش عظیم کو اٹھانے والے فرشتے اور حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم الصلاۃ والسلام ہیں(۱) اور جو بدر میں شہید ہوئے۔

(۲) اور کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی اتباع کی اور آپ پر ایمان لائے۔

(۳) اور کہا گیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں۔

و قولہ : "وَ فِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہ" اَلْمُقَرَّبُوْنَ ،وہ فرشتوں اور انسانوں سے ہیں۔

پس فرشتوں کے متعلق تین قول ہیں۔

(۱) پس کہا گیا ہے کہ وہ عرش اٹھانے والے فرشتے ہیں۔

(۱) عزرائیل، وہ ملک الموت ہیں جن کے سپرد ہر ذی روح کی روح قبض کرنے کا کام ہے، اور ان کا یہ نام کسی مرفوع صحیح حدیث میں ثابت نہیں ہے باوجود اس کے کہ ان کا یہ نام عوام اور خواص میں شائع اور معروف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) کہا گیا ہے کہ وہ عرش کے اردگرد کھڑے ہونے والے فرشتے ہیں۔

(۳) اور کہا گیا ہے کہ وہ چھ فرشتے ہیں نہ کہ ان کے سوا۔ اور وہ حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل، رضوان اور مالک علیہم سلام اللہ تعالیٰ ہیں۔

اور بشر کے متعلق تین قول ہیں۔

(۱) کہا گیا ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔

(۲) کہا گیا ہے کہ وہ ایمان کے ساتھ انبیاء کرام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں

(۳) اور کہا گیا ہے کہ وہ صدیقین ہیں۔

اَلْحَدِیْثُ الْعِشْرُوْن : (۲۰)

قولہ : "اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ" الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وہ اذان ہے۔ اور وہ عقیدہ ایمان کے لئے عقلیات اور سمعیات کی دو قسموں پر ایک جامع کلمہ ہے۔ کیونکہ اس میں ذات، تنزیہ اور توحید کا اثبات، شریک کی نفی اور نبوت و رسالت کا اثبات ہے۔ عبادت اور فلاح کی طرف اور سعادت کے ساتھ کامیابی کی طرف دعوت ہے۔

و قولہ : "وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ" یعنی وہ نماز جس کے قیام کی گھڑی آ پہنچی۔ یعنی جس کا وقت داخل ہو گیا۔

و قولہ : " آتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ " وسیلہ اور فضیلۃ ان دونوں لفظوں پر کلام گزر گیا۔

و قولہ : "وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" المقام المحمود ، اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے۔

﴿.....عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝﴾ (الاسراء ۱۷:۷۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر جلوہ گر فرمائے۔

(عَسٰی) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحقیق کے لئے ہے جیسے (لَعَلَّ) وقوع کے لئے ہے۔ اور یہ چار اقوال پر ہے۔

(۱) کہا گیا ہے کہ وہ مقام شفاعت ہے وہ مقام جہاں اولین و آخرین اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے۔

(۲) کہا گیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی اپنی امت پر اس بات کی گواہی ہے جو انہوں نے آپ ﷺ کی تصدیق یا تکذیب کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿.....وَ جِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا ۝﴾ (النساء ٤:٤١)

اور لائیں گے ہم آپ کو (اے محبوب) ان پر (نگران) گواہ بنا کر۔

(۳) کہا گیا ہے کہ یہ آپ ﷺ کا اپنی امت کا تزکیہ ہے جو انہوں نے رسل کرام کی تبلیغ کے سلسلہ میں گواہی دی۔

(٤) اور کہا گیا ہے کہ یہ قیامت کے دن لواء الحمد ہے۔

و قولہ: "حَلَّتْ عَلَیْهِ شَفَاعَتِیْ" حَلَّتْ بمعنی وَجَبَتْ ہے۔ اور اس کا مضارع یَحِلُّ حاء کے کسر کے ساتھ ہے۔ یا بمعنی نَزَلَتْ ہے تب حَلَّ کا مضارع یَحُلُّ ہے

و قولہ: "حُقَّتْ عَلَیْهِ شَفَاعَتِیْ" حُقَّتْ حاء کے ضمہ اور فتح کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ یعنی وَجَبَتْ۔ جیسا کہ اس کی تصریح ایک اور روایت میں گئی ہے اور جیسا کہ ایک آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ .....﴾ (الاحقاف ٤٦:١٨)

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی بات پوری ہو کر رہی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی ان پر حجت واجب ہوئی۔

الحدیث الخامس والعشرون : (۲۵)

قولھم : "وَ قَدْ اَرَمْتَ" ہمزہ اور راء کے فتح، میم کے سکون اور تاء مخففہ کے فتح کے ساتھ 'ضَوَیْتَ' کے وزن پر ہے یعنی بلیت ۔اور لفظ میں اس کی اصل 'اَرْمَمْتَ' ہے۔ یعنی صِرْتَ رِمَّۃً اَوْ رَمِیْمًا ۔تو بوسیدہ ہڈی یا بوسیدہ ہو گیا ہے۔دونوں لفظوں کا معنیٰ 'بوسیدہ ہڈی' ہے پس تخفیفاً دو میموں میں سے ایک میم حذف کر دی گئی۔

جیسے کہتے ہیں: اَحْسَسْتَ میں اَحَسْتَ، اور ظَلَلْتَ میں ظَلْتَ۔

الحدیث الثامن والعشرون : (۲۸)

قولہ : "رَغِمَ" اور یہ لفظ غین معجمہ کے کسر کے ساتھ ہے۔یعنی مٹی کے ساتھ چپکنا اور چمٹنا۔اور وہ رغام ہے۔

اور ابن الاعرابی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے: رَغَمَ غین کے فتح کے ساتھ، اور اس کا معنیٰ ہے ذَلَّ ۔وہ ذلیل وخوار ہوا۔

اور قاضی ابوالفضل الیحصبی (قاضی عیاض صاحب شفا اور صاحب مشارق الانوار) رحمہ اللہ نے فرمایا:

رَغَمَ فتح کے ساتھ یَرْغُمُ ضم کے ساتھ، اس کا معنیٰ ہے ذَلَّ. اور رَغِمَ کسر کے ساتھ یَرْغَمُ فتح کے ساتھ ایک ہی معنیٰ میں ہے۔

الحدیث السادس والثلاثون : (۳۶)

قولہ : "وَ مَا یُقَالُ لِکَرِیْمٍ فِیْ جِیْرَتِہٖ وَ جِیْرَانِہٖ" الجیرۃ وہ گھر ہے، اور الجیران وہ ہمسائے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثامن والثلاثون : (۳۸)

عَنْ اَبِیْ قِرْصَافَۃ جَنْدَرَۃ ابن خَیْشَنَۃ : یہ لفظ قاف کے کسر، راء کے سکون اور صاد مہملہ کے ساتھ قرصافہ سے مشتق ہے۔

و جَنْدَرَۃ : جیم اور دال کے فتح کے ساتھ ہے اور ان کے درمیان نون ہے۔

و خَیْشَنَۃ : خاء معجمہ اور شین معجمہ کے فتح کے ساتھ ہے اور ان دونوں حرفوں کے درمیان یاء ہے اور اس کے آخر میں نون اور ہاء ہے، خیشنہ سے ہے۔

انہیں صحبت حاصل تھی۔ اور وہ مشہور ہیں۔

یہ اس رسالے کا آخر ہے مزید اختصار کے لئے جس پر اکتفاء کرنے کا ہم نے ارادہ کیا۔ میں نے اپنی کتاب (اَلْفَضْلُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْر ﷺ) کا یہ اختصار (اَلْخَیْرُ الْکَثِیْر) کے نام سے کیا۔ پس میں نے اپنے لئے، اپنے اصحاب واہل کے لئے اور اس کے لئے جسے میں چاہوں، اپنے آقا احمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کی امید کرتے ہوئے اس رسالہ کی مختلف انواع بنائیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی صلاۃ فضل اور رحمت ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔

خلاصہ کلام اس اربعین میں غافل کے لئے تنبیہ اور رغبت ہے ورنہ (اَلْفَضْلُ الْکَبِیْر) میں کشادگی اور سیرابی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے کرم کے ساتھ اپنے حل وحرم میں توفیق دینے والا ہے۔ اور اس کی صلاۃ وسلام انبیاء اور مرسلین کرام پر، آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے طیب وطاہر اصحاب پر ہو۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

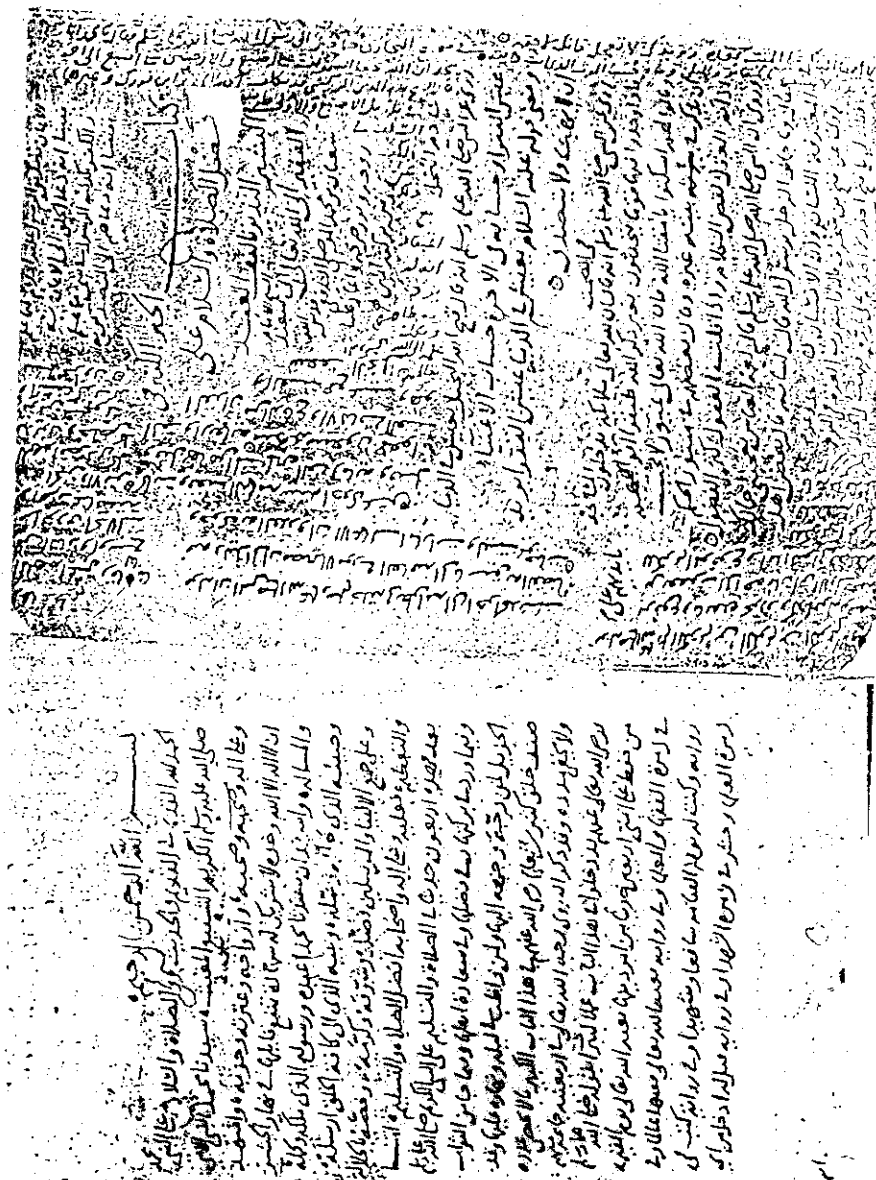

صورة اللوحة الأولى من المخطوطة الأولى(أ).

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

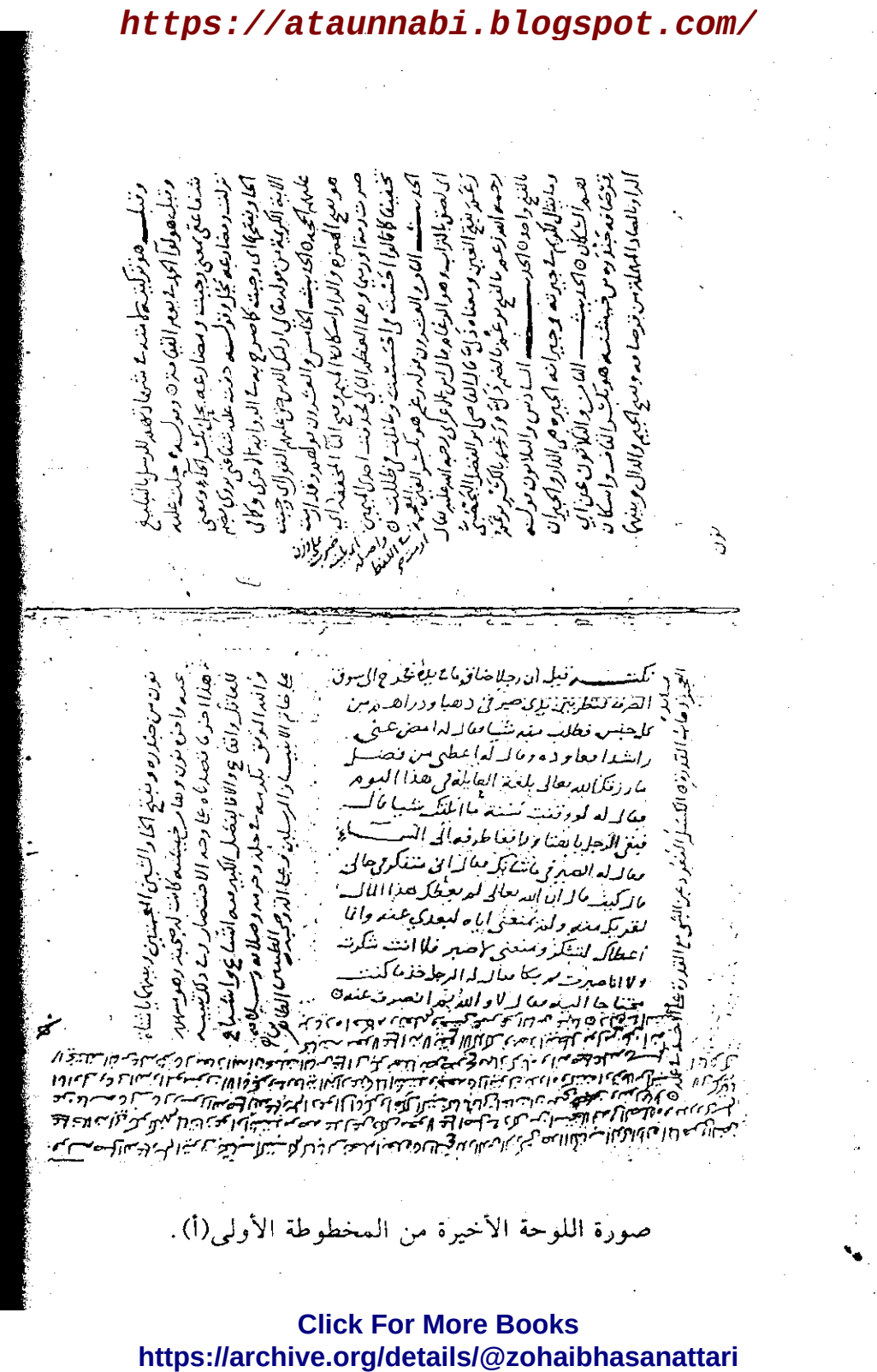

صورة اللوحة الأخيرة من المخطوطة الأولى(أ).

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

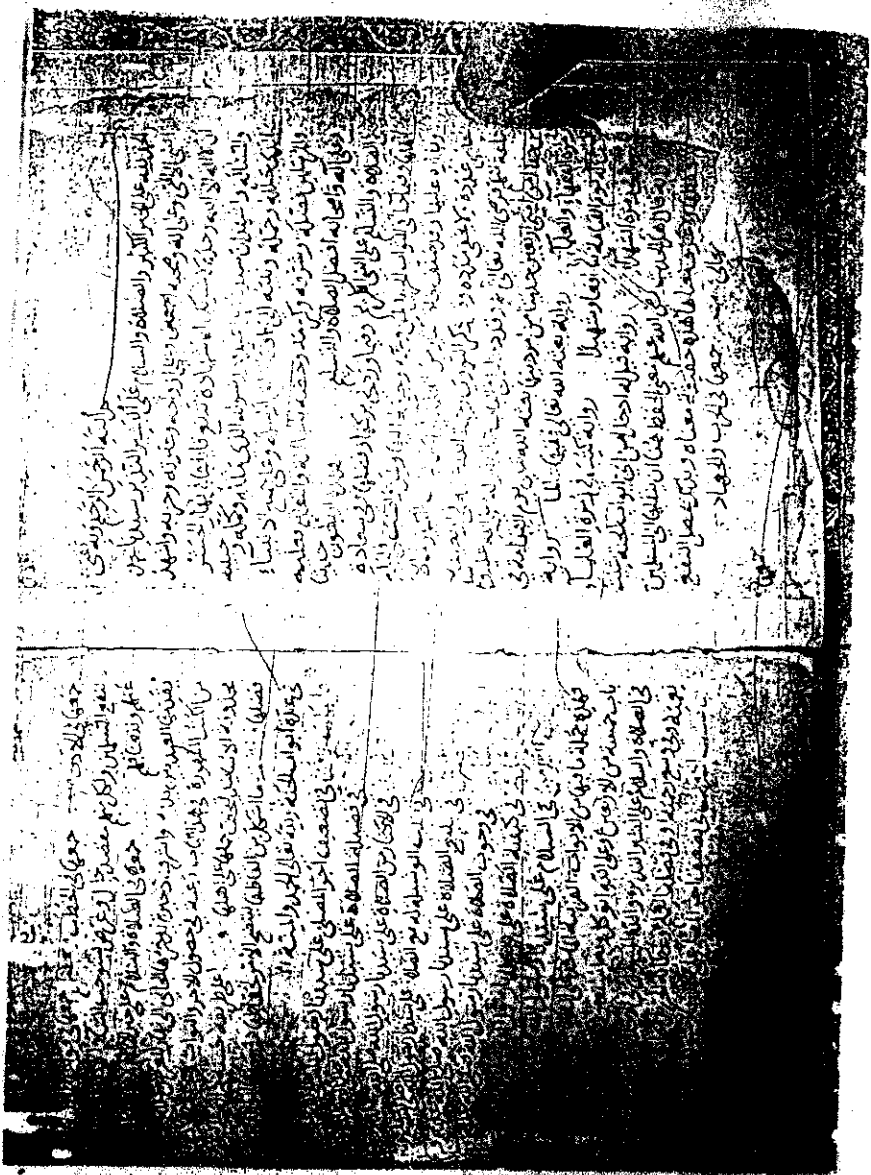

صورة اللوحة الأولى من المخطوطة الثانية(ب).

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

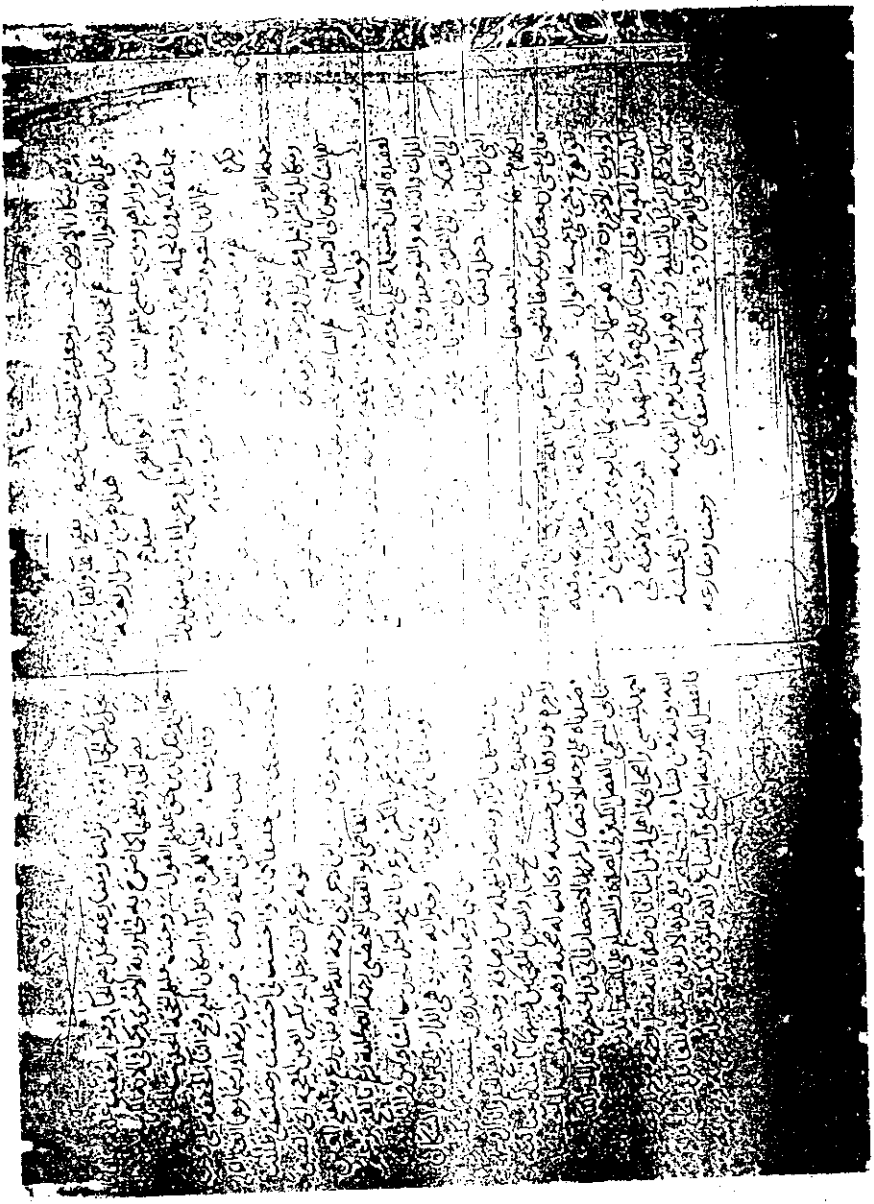

صورة اللوحة الأخيرة من المخطوطة الثانية(ب).

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari